نمبر ۸۴ | ۲۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱۱ جنوری بوقت ۳ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ابھی نزلہ و کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ العزیز بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آنکھوں کے ککروں کا اپریشن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے کیا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

۱۰ جنوری حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا لاہور سے واپس تشریف لے آئیں

مولوی جلال الدین صاحب شمس بہاول پور سے واپس آ گئے ہیں

چند دنوں سے ابر و باد۔ اور بارش کی وجہ سے سردی میں بہت اضافہ ہو گیا ہے ٭

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کیلئے رات کو جاگنا

(فرمودہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء)

"گزشتہ دو تین رات آپ کو کتاب مواہب الرحمن کی تصنیف وغیرہ کے باعث جاگنا پڑا تھا۔ ۱۵ کی صبح کو فرمایا۔

"یہ بھی ایک جہاد تھا۔ رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے۔ مگر کیا خوش وہ وقت ہے۔ جو خدا کے کام میں گزرے۔

فرمایا: "میرے اعضاء تو تھک جاتے ہیں۔ مگر دل نہیں تھکتا۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ کام کیے ہی جاؤ"۔

فرمایا: "ایک صحابی مرتے وقت رونے لگے۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ کیا موت کے خوف سے روتے ہو۔ تو اس نے کہا۔ موت کا تو خوف نہیں۔ البتہ یہ افسوس ہے۔ کہ یہ موقعہ جہاد کا نہیں۔ جب میں جہاد کیا کرتا تھا۔ اگر اس وقت یہ موقعہ ہوتا۔ تو کیا اچھا ہوتا"۔

(الحکم ۷۔ فروری سنہ ۱۹۰۳ء)

مقدمہ بہاولپور کے متعلق اطلاع

ناظرین کو الفضل کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ مقدمہ بہاول پور کے متعلق کچھ عرصہ سے مسلسل تاریخیں پڑ رہی ہیں۔ ایک گزشتہ پیشی پر جو کہ ۱۶ دسمبر سے ۲۱ دسمبر تک تھی۔ اور جس میں لگاتار کام کرنے کی وجہ سے مولوی جلال الدین صاحب شمس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ ڈسٹرکٹ جج صاحب بہاولپور کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ چونکہ ہمارا سالانہ جلسہ قریب ہے۔ اور رمضان کا مبارک مہینہ بھی ہے۔ اس لئے اگلی تاریخ رمضان کے بعد ڈالی جائے۔ مگر باوجودیکہ اس مقدمہ کی گزشتہ پیشیوں میں لمبی لمبی تاریخیں ڈالی جاتی رہیں۔ ہماری اس عرضداشت پر توجہ نہ دی گئی۔ بلکہ اس بات کا اظہار کیا گیا۔ کہ میں تو چاہتا ہوں۔ کہ رخصتوں میں بھی متواتر کام جاری رہے۔ لہٰذا میں تمہاری اس درخواست کو منظور نہیں کر سکتا۔ ۲۳ دسمبر کو بھی کارروائی جاری رہے گی۔ اور پھر رخصتوں کے بعد معاً ۲ جنوری کو کام جاری کیا جائے گا۔

پہلے مسلسل کام اور پھر جلسہ سالانہ کی مصروفیتوں کی وجہ سے مولانا شمس صاحب کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور آتے ہوئے رستے میں بخار بھی ہو گیا۔ مگر آپ یکم جنوری کی شام کو بہاولپور پہونچ گئے۔ ۲ جنوری پیشی تھی۔ لیکن آپ کا بخار زیادہ ہو گیا۔ اس لئے صبح عدالت میں تشریف نہ لے جا سکے۔ اور شیخ مبارک احمد صاحب کو بحث سنانے کے لئے مقرر کیا۔ ۲ جنوری کو شیخ صاحب نے بحث سنائی۔ ۳ کو بھی چونکہ شمس صاحب علیل رہے۔ اور آپ بحث تیار نہ کر سکے۔ لہٰذا ڈاکٹری سارٹیفکیٹ شامل کر کے عدالت میں درخواست دی گئی۔ کہ دو روز کی رخصت عطا فرمائی جائے۔ اس پر عدالت نے بجائے دو روز کے ایک روز کی رخصت منظور کی۔ ۴ جنوری کو بھی چونکہ شمس صاحب کو بخار کی تکلیف تھی۔ اس لئے ڈاکٹر کو ایک آدمی بلانے گیا۔ مگر ڈاکٹر نے مکان پر آکر دیکھنے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ پہلے روز اس نے آکر دیکھا۔ اور فیس وصول کی تھی۔ خیر ہم عدالت میں حاضر ہو گئے۔ لیکن ابھی بحث شروع نہیں ہوئی تھی۔ کہ جج صاحب کو بالائی عدالتوں کی طرف سے ایک آدمی بلانے کے لئے آیا۔ اور جج صاحب تشریف لے گئے۔ کافی دیر کے بعد تشریف لائے۔ مگر چیف جج کے پاس چلے گئے وہاں سے آتے ہی حکم لکھا۔ کہ پرسوں یعنی چھ جنوری بروز ہفتہ اپنی بحث جاری کرو۔ ورنہ فریق مدعیہ کو حکم دیا جاتا ہے۔ کہ وہ جس قدر بحث ہو چکی ہے اس کا جواب شروع کر دے۔ اتفاق ایسا ہوا۔ کہ ہفتہ کے روز جج صاحب خود بیمار ہو گئے۔ ۸ کو بحث ہوئی۔ ۹ کو پھر جج صاحب بوجہ بیمار ہونے کے عدالت میں۔۔

غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کا [illegible] دن

امسال غیر مسلم اقوام میں تبلیغ اسلام کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۴ مارچ ۱۹۳۷ء کا دن مقرر فرمایا ہے۔ اس موقعہ پر نظارت دعوت و تبلیغ ایک ٹریکٹ بھی شائع کریگی۔ اس تاریخ کے ساتھ ہی ۶ مارچ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبردست پیشگوئی لیکھرام پشاوری کی نسبت پوری شان سے پوری ہوئی تھی۔ تمام احمدی دوست ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ ۔ قادیان

مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء کے متعلق اعلان

حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس انشاء اللہ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۳۷ء کو بعد نماز جمعہ شروع ہو کر یکم اپریل کی دوپہر تک جاری رہے گا۔

ضروری ہے۔ کہ اس اعلان کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر اندر تمام جماعتیں باقاعدہ اپنے اجلاس منعقد کر کے مجلس مشاورت کے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور اس کے متعلق دفتر ہذا میں باقاعدہ اطلاع بھجوائیں۔ یہ بھی ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ کہ ہر جماعت باقاعدہ ایک تحریر اس امر کی تصدیق کی سکرٹری مجلس مشاورت کے پاس بھیجے۔ کہ فلاں فلاں دوست ہماری جماعت کی طرف سے اس سال کے لئے مجلس مشاورت کے نمائندے منتخب کئے گئے ہیں۔ اور نمائندگان جب مشاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں۔ تو اس وقت بھی ایک نقل اس تصدیق کی اپنے ہمراہ لائیں۔

نوٹ :- جماعتوں کے امراء بحیثیت امیر ہونے کے بغیر کسی مزید انتخاب کے مجلس مشاورت میں بطور اپنی جماعت کے نمائندے کے شریک ہو سکتے ہیں۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

درخواست دعا بذریعہ تار

جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد سے ۱۱ نومبر کو بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ بذریعہ اخبار الفضل میں ناظرین الفضل کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ میری عزیزہ لڑکی ہاجرہ عمر دس سال گزشتہ ایک ماہ سے بعارضہ بخار و درد معدہ بیمار ہے۔ اب اس کی حالت زیادہ نازک ہو گئی ہے۔ میں اپنے تمام دوستوں اور اس مقدس جماعت کے ممبروں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ مہربانی فرما کر میری لڑکی کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے انہیں اجر عظیم عطا کرے گا۔

مسجد احمدیہ بھڈک (ڈالڈیسہ) کا افتتاح

خداوند کریم نے اپنے خاص فضل سے اس عاجز کو خواب کی بنا پر مسجد تیار کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کا افتتاح ۲۶ دسمبر ۱۹۳۶ء کو کیا گیا۔ یعنی دعا کے بعد ظہر کی نماز مسجد میں ادا کی گئی۔ اس کے تیسرے دن تمام ان اصحاب نے جنہوں نے اس نیک کام میں ہاتھ بٹایا۔ افطاری اور طعام میں شامل ہو کر محظوظ فرمایا۔

تعمیر مسجد کے خلاف غیر احمدیوں نے اپنا پورا زور صرف کیا۔ اور قانونی چارہ جوئی بھی کی۔ مگر محض خدا تعالےٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی دعاؤں سے وُہ خائب و خاسر رہے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ مسجد کو بابرکت بنائے۔ اور تمام ان لوگوں کو جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا۔ جزائے خیر عطا فرمائے۔ خاکسار نور محمد انسپکٹر ریلوے پولیس خوردہ روڈ (اڑیسہ)

ایک غلطی کی اصلاح

گزشتہ پرچہ میں "مسائل عید الفطر" کے عنوان کے ماتحت جو مضمون شائع ہوا ہے

نائب ناظر بیت المال کا تقرر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی کو نائب ناظر بیت المال مقرر فرمایا ہے۔ وُہ تمام خط و کتابت صیغہ بیت المال کے انچارج ہوں گے۔ اور جماعتوں کی ہر قسم کی آمد کے حسابات کے بھی وہی انچارج ہوں گے۔ ان کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اس امر کی نگرانی رکھیں۔ کہ آیا بجٹ آمد مشخصہ و مقررہ کے مطابق ہر ایک جماعت کی طرف سے چندے وصول ہو رہے ہیں۔ اور ان امور کے متعلق ہفتہ واری رپورٹ بھی وُہ اس ہفتہ واری اجلاس میں پیش کیا کریں گے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی موجودگی میں ہوا کرے گا۔ اور جس میں تمام ناظر صاحبان اور نائب ناظر بیت المال حاضر ہوا کریں گے۔ اس کے علاوہ خانصاحب سپرنٹنڈنٹ کے کام کی نگرانی بھی کریں گے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۸۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ رمضان ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

اہم اور ضروری امور کے متعلق ارشادات

(۶)

مسلمانان کشمیر کیلئے چندہ

وقت چونکہ کم ہے۔ اس لئے میں تفصیل کے ساتھ تو نہیں بیان کرسکتا۔ البتہ اختصار سے یہ بات کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ کشمیر کے کام کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ جماعت کو یہ غلطی لگی ہے۔ کہ وُہ ختم ہوگیا ہے۔ حالانکہ وُہ ختم نہیں ہوُا۔ بلکہ جاری ہے۔

مسلمانان کشمیر کے متعلق

رفاہ عام کے کام جاری ہیں۔ پھر کچھ تنظیم کا کام بھی ہم کرتے ہے ہیں۔ وُہ بھی جاری ہے۔ اور جاری رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر جاری نہ رہا۔ تو اس وقت تک ہم نے جو کام کیا ہے۔ وُہ ادھورا رہ جائے گا۔ لیکن یہ بات

مومن کی شان کے شایاں

نہیں۔ کہ جس کام کو وُہ شروع کرے۔ اسے ادھورا چھوڑ دے پس وُہ لوگ غلطی میں مبتلا ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ کشمیر کے متعلق ہمارا کام ختم ہوگیا ہے۔

کام اب بھی ہو رہا ہے

ہاں اس خیال سے کہ دُوسری کمیٹی سے تصادم نہ ہو۔ کام آہستہ ہو رہا ہے۔ پھر پچھلے قرضے بھی ہیں۔ ان کا ادا کرنا بھی ضروری ہے پس کشمیر کے لئے چندہ جو نہایت قلیل ہے۔ یعنی

ایک پائی فی روپیہ

وُہ ضرور ادا کرنا چاہیئے۔ اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس میں شریک کرنا چاہیئے۔ ان سے مسلمانان کشمیر کی امداد کے لئے چندہ وصول کرنا چاہیئے ؛۔

ہندوستان میں سیاسی تغیرات اور جماعت احمدیہ

ایک اور اہم بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے ملک میں کچھ سیاسی تغیرات ہونے والے ہیں۔ اور ایک نئی سکیم جاری ہونے والی ہے۔ ہماری جماعت کو اس کے متعلق بھی کام کرنے کا موقع ملا ہے میں نے ایک کتاب لکھی تھی۔ گو عام طور پر لوگ ہماری کتابوں کو اتنا نہیں پڑھتے مگر اس کتاب کو خاص طور پر پڑھا گیا ہے۔

ایک والیٔ ریاست

کی لائبریری میں یہ کتاب دیکھی گئی جس پر اُس نے نوٹ لکھے ہُوئے تھے۔ اور بھی کئی لیڈروں نے اسے پڑھا۔ اور اب لوگ سمٹ سمٹا کر انہی باتوں کی طرف آ رہے ہیں۔ جو میں نے اس کتاب میں لکھی تھیں۔ ہمارے

لنڈن مشن

نے بھی نئی سکیم کے متعلق بہت کام کیا ہے۔ اور سب سے زیادہ کام کرنے کا موقعہ چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو ملا ہے۔ جنہوں نے ایک لمبا عرصہ اس کام میں صرف کیا ہے۔ ہماری اس کام کی وجہ سے بھی مخالفت ہو رہی ہے۔ مگر ہمیں مخالفت کی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ یہ کام سوشل ریفارم کہلا سکتا ہے۔ سیاسی کام نہیں ہے۔

آج کل کی سیاست

یہ ہوتی ہے۔ کہ حکومت کے مقابلہ میں نیا نظام قائم کرنا۔ اور حکومت کو تنگ کرنا۔ ان معنوں میں آج کل سیاست کا لفظ استعمال ہوتا ہے اس قسم کی سیاست میں ہم حصہ نہیں لیتے۔ کیونکہ

ہمارا مذہبی عقیدہ

ہے۔ کہ حکومت کی مخالفت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اس سے حتی الوسع تعاون کرنا چاہیئے۔ بہر حال ہماری مخالفت ہو رہی ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ مخالفت سیاسی کاموں میں حصہ لینے کی وجہ سے ہے۔ بے شک

ہماری مخالفت

کی جارہی ہے۔ مگر مذکورہ بالا وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ سیاست میں دیانت دار لوگ کیوں حصہ لینے لگے ہیں۔ لوگوں نے اپنی اغراض کی خاطر اپنی اپنی پارٹیاں بنائی ہُوئی تھیں۔ اب جو دیانت دار لوگ ہیں۔ وُہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے آدمی بھی ملکی معاملات میں شامل ہوں اس پر خود غرض لوگ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔

اصل بات

یہ ہے۔ کہ عام لوگوں کے نزدیک سیاست کا مفہوم یہ ہے۔ کہ دل میں کچھ ہو۔ اور ظاہر کچھ کیا جائے اپنے ذاتی اغراض کو مدنظر رکھ کر کہا کچھ جائے۔ اور کیا کچھ جائے۔ اس قسم کی سیاست میں حصہ لینے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روکا ہے۔ اور ایسی سیاست ہمیشہ ناجائز ہے۔ مگر

ملک کی خدمت

کرنا اور اپنے حقوق کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور یہ کام جاری رہیگا۔

تعلیم نسواں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا نقطۂ نگاہ

چونکہ اب سُورج کے ڈوبنے میں صرف چند منٹ باقی ہیں اس لئے میں اور امُور کو چھوڑ کر صرف ایک سوال لے لیتا ہوں۔ جو تعلیم و تربیت کے متعلق ہے۔ اور نہایت ضروری سوال ہے۔ اور اس سے پہلے میں تعلیم کے سوال کو لیتا ہوں۔ میری ایک بیوی اس سال فوت ہوگئی ہیں۔ اس موقعہ پر جماعت نے جس

ہمدردانہ اور مخلصانہ مواسات

کا اظہار کیا۔ اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ بعض لوگوں نے میری تحریروں سے۔ یا اپنے طور پر بعض غلط اندازے لگائے ہیں۔ میں ان کی اصلاح کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ میں اس بات کا قائل نہیں ہوں۔ کہ کوئی وجود خواہ وُہ کتنا ہی لائق ہو۔ یا کتنا ہی لائق بننے کے قابل ہو۔

دُنیا کا انحصار

اس پر ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے انبیاء دُنیا میں آتے ہیں۔ اور پھر فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کے بعد بھی دُنیا چلتی رہتی۔ بلکہ ترقی کرتی ہے۔ اسی طرح میں یہ بھی سمجھتا ہوں۔ کہ خواہ کوئی چیز کتنی پیاری اور کتنی محبوب ہو۔ جب خدا تعالےٰ وُہ لے لیتا ہے۔ تو اسی دُنیا میں اس سے بہتر دیتا ہے۔ یا ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ وُہ پھر مل جائے گی۔

اس دُنیا میں نہیں۔ تو اگلے جہان میں

پس میری بیوی کا فوت ہونا کوئی ایسا نقصان نہیں تھا۔ کہ اسے

ناقابلِ تلافی نقصان

قرار دے دیا جاتا۔ خدا تعالےٰ جو کچھ کرتا ہے۔ حکمت کے ماتحت کرتا ہے۔ اور

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است ؛ زیر آں گنج کرم بنہادہ است

بالکل درست ہے۔ اگر ہمیں یقین حاصل نہ ہو۔ کہ خدا تعالیٰ
ہم پر جو مصیبت لاتا ہے۔ ہماری بہتری کے لئے ہی لاتا ہے۔ تو ہم
ایمان میں سچے نہیں ہو سکتے۔ لیکن ان کی وفات کے بعد

تعلیم نسواں کے متعلق

میرے دل میں یہ احساس پیدا ہوا۔ کہ ہماری جماعت اس بارے میں
وہی غلطی کر رہی ہے۔ جو پہلوں سے ہوئی۔ اور وہ یہ کہ وہ زنانہ تعلیم
اسی لائن پر چلا رہے ہیں۔ جو یونی ورسٹی نے بنائی ہے۔ ہمیں ایسا نہیں
کرنا چاہیئے۔ ان کی اور ہماری حالت میں

بہت بڑا فرق

ہے۔ وہ لوگ یونی ورسٹی سے باہر کی تعلیم کو کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ ولایت
میں بڑے بڑے عالم یونی ورسٹیوں سے باہر تعلیم پانے والے ہوتے
ہیں۔ مگر ہمارے ملک میں جو

یونی ورسٹی سے باہر کا تعلیمیافتہ

ہو۔ اس کی قابلیت کو کوئی وقعت ہی نہیں دی جاتی۔ اس کے مقابلہ
میں اگر کوئی شخص حد درجہ کا جاہل اور کم عقل ہو۔ مگر یونی ورسٹی کی
کوئی ڈگری رکھتا ہو۔ تو اس کی قدر کی جاتی ہے۔ حالانکہ میں نے یونی ورسٹی
کی بڑی بڑی ڈگریاں رکھنے والوں سے ایسی ایسی

جہالت کی باتیں

سنی ہیں۔ کہ جو عام جاہل بھی کم ہی کرتے ہوں گے۔ دراصل علم یونی ورسٹیوں
کی ڈگریوں کا نام نہیں ہے۔ اور ضروری نہیں۔ کہ جو لوگ یونی ورسٹی
کی ڈگریوں کو علم سمجھتے۔ اور ڈگریوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں ہم ان کے
نقش قدم پر چلیں۔ اور یہ سمجھیں۔ کہ

عورتوں کو یونی ورسٹی کی تعلیم کی ضرورت

ہے۔ عورتوں کا ایک ضروری کام بچوں کی پرورش کرنا اور ان کی تربیت
کرنا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کو ایسی تعلیم دی جائے۔ کہ وہ
بچوں کی عمدہ طور پر پرورش اور تربیت کر سکیں۔ انہیں تھوڑا بہت لکھنا
پڑھنا آتا ہو۔ اور جن عورتوں کو انگریز عورتوں سے ملنا پڑتا ہو۔ انہیں
انگریزی زبان آنی چاہیئے۔ اس کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ انٹرنس
پاس کریں۔ یا ایف۔ اے اور بی۔ اے کی ڈگریاں حاصل کریں۔ سوائے
ان کے جو تعلیم دینے والی ہوں۔ میں نے سارہ بیگم کو اسی لئے اس طرف
لگایا تھا۔ کہ بی۔ اے بن جائیں۔ تا ہمیں اپنے

گرلز سکول کے لئے استانی

مل جائے۔ اور اپنی لڑکی کو ان کے ساتھ اس لئے لگا دیا تھا۔ کہ اکیلے
پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔ عام طور پر لڑکیوں کی تعلیم

زیادہ سے زیادہ مڈل تک

ہونی چاہیئے۔ اور اس میں بھی دینی تعلیم کا حصہ زیادہ ہو۔ اگرچہ آج کل کی
رو کے ماتحت جماعت کا بڑا حصہ اس کے مخالف ہے۔ مگر میں اپنا
فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اس کی اصلاح کروں۔ اب وقت نہیں ہے۔ کہ میں اس

اصلاح کی تفصیل

بیان کر سکوں۔ مگر میں جماعت کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس بارے
میں میرا نقطہ نگاہ سمجھے۔ اور موجودہ طریق تعلیم میں اصلاح کرے۔ ہم
لڑکوں کو کالجوں میں بھیجنے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ وہ ڈگریاں حاصل کریں
کیونکہ اس کے بغیر وہ سرکاری اداروں میں کام نہیں کر سکتے۔ اور نوکری نہیں
مل سکتی۔ مگر یہ حقیقت ہے۔ کہ لڑکے کالجوں میں جا کر

خراب اثر

کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اگر ان کی مائیں بھی ایسی ہوں گی۔ جو ناول پڑھنے
میں مصروف رہیں گی۔ تو ہمارے بچوں کی اصلاح کس طرح ہو سکے گی۔
ہماری جماعت کے بچوں کی مائیں ایسی ہونی چاہئیں۔ جو دین سے واقف
ہوں۔ اور علم دین جانتی ہوں۔ تا کہ بچوں پر جو برے اثرات پڑیں۔ انہیں دور کر سکیں

احمدیوں کی تربیت کے متعلق اعلان

دوسری چیز تربیت ہے۔ یہ تقریروں سے نہیں ہو سکتی۔

ایک صوفی کا قول

ہے۔ کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلافت کے بعد پہلا خطبہ بیان نہ
کر سکے۔ وہ کھڑے ہوئے۔ مگر پھر خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ تو اس کے متعلق
اس صوفی نے کہا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

کا سب سے بڑا خطبہ یہی تھا۔ انہوں نے اس طرح بتایا۔ کہ تقریروں سے
اصلاح نہیں ہوتی۔ بلکہ کام کرنے سے ہوتی ہے۔ اصل بات تو یہ ہے
کہ حضرت عثمان تقریر کرنے کے عادی نہ تھے۔ جب وہ تقریر کرنے کے
لئے کھڑے ہوئے۔ تو گھبرا گئے۔ مگر یہ

سچی بات

ہے۔ کہ اصلاح اور تربیت تقریروں سے نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کے لئے عمل
کی ضرورت ہے۔

تربیت دو قسم کی

ہوتی ہے۔ ایک تربیت اِبدال یا تبدیلی سے ہوتی ہے۔ اور ایک تربیت
سلوک سے ہوتی ہے۔ صوفیاء نے ان دونوں طریق کو تسلیم کیا ہے۔
تبدیلی یہ ہے۔ کہ انسان کے اندر کسی اہم حادثہ سے فوراً ایک تبدیلی
پیدا ہو جائے۔ اور سلوک یہ ہے۔ کہ مجاہدہ اور محنت سے آہستہ آہستہ تبدیلی
پیدا ہو۔ یورپ والے بھی انکو تسلیم کرتے ہیں۔ اور وہ فوری تبدیلی کو کنورشن
(Conversion) کہتے ہیں۔ صوفیاء کنورشن کو ہی ابدال کہتے ہیں۔

ابدال کی مثال

یہ ہے۔ کہ لکھا ہے۔ ایک شخص ہمیشہ برے کاموں میں مبتلا رہتا تھا۔ اسے
بہت سمجھایا گیا۔ مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوتا۔ ایک دفعہ کوئی شخص گلی میں گذرتا ہوا
یہ آیت پڑھ رہا تھا۔ الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم
لذکر اللہ (۵۷-۱۷) کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ

مومن کے دل میں خشیت اللہ

پیدا ہو۔ اسوقت وہ شخص ناچ اور رنگ رلیوں میں مصروف تھا۔ یہ آیت
سنتے ہی چیخیں مار کر رونے لگ گیا۔ سارا قرآن سنکر اس پر اثر نہ ہوتا تھا
لیکن یہ آیت سنکر اس کی حالت بدل گئی۔ یہ اصلاح کنورشن کہلاتی ہے۔
ایک سلوک ہوتا ہے۔ یعنی انسان اپنی

اصلاح کی آہستہ آہستہ کوشش

کرتا ہے۔ وہ ذکر الٰہی کرتا ہے۔ مگر کبھی اس سے غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ اس
پر وہ توبہ کرتا ہے۔ دعائیں کرتا ہے۔ اور دوسروں سے دعائیں کراتا ہے۔ اور
اس طرح اپنی اصلاح میں لگا رہتا ہے۔ لیکن کبھی یہ دونوں باتیں ایک ہی انسان
میں پائی جاتی ہیں۔ جماعت احمدیہ میں جو شخص داخل ہوتا ہے۔ اس پر یہ

دونوں حالتیں

آتی ہیں جب کوئی پہلے پہل داخل ہوتا ہے۔ تو وہ ابدال میں شامل ہوتا
ہے۔ ایک عظیم الشان تغیر اس پر آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک
الہام ہے۔ یدعون لک ابدال الشام

شام کے ابدال

تیرے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ گو اس جگہ ابدال شام کا ذکر ہے۔ لیکن ہم اس سے
نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ احمدیت میں سچے دل سے داخل ہونے والے ابدال
میں شامل ہوتے ہیں یعنی شخصیت کو بدل دینے والی ایک فوری تبدیلی ان
میں پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ اس لفظ کے معنوں سے ثابت ہے۔ بدل عوض کو
کہتے ہیں۔ اور تغیر کو بھی مراد یہ ہوتی ہے۔ کہ پہلے وجود کی جگہ ایک نیا وجود اس
شخص کو ملتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعض لوگ پورے ابدال بن جاتے
ہیں۔ اور بعض ناقص یعنے کچھ حصہ ان کا سلوک کا محتاج رہ جاتا ہے۔
اور ان لوگوں کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ

آہستہ آہستہ مجاہدات

سے اپنے بقیہ نقصوں کو دور کریں۔ اس قسم کے نقصوں کو دور کرنے کیلئے
وعظ اور نصیحت کی جاتی ہے۔ مگر خالی وعظ سے یہ کام نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک مستقل
نگرانی کی حاجت باقی رہتی ہے۔ اور اسی لئے میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ چند
دوستوں کو بطور والنٹیر طلب کروں۔ جو اس بات کا اقرار کریں کہ وہ اپنی بھی اصلاح
کریں گے۔ اور جماعت کے دوسرے لوگوں کی بھی۔ اور ان کو بطور ستون
مقرر کیا جائے۔ پس میں

اعلان

کرتا ہوں۔ کہ اس کام کے لئے ہماری جماعت کے دوست خواہ جوان ہوں خواہ
بوڑھے اپنے آپکو پیش کریں۔ جو سلوک کی منزل طے کرنے کیلئے تیار ہوں۔
جو اپنی غلطی پر زجر برداشت کرنے کے لئے بھی تیار ہوں۔ اور جب انہیں بتایا
جائے۔ کہ تم میں یہ عیب ہے۔ اُسے دور کرو۔ تو وہ اسکو تسلیم کر لیں اور اسکی اصلاح
کر لیں نہ کہ اس بات پر اڑ جائیں۔ کہ ہم میں یہ عیب نہیں ہے۔ پس ایسے لوگ اپنے
آپکو پیش کریں۔ اسوقت نہیں۔ بعد میں اپنے نام بھیج دیں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ
اس کے متعلق چند قوانین بنا کر اس کام کو بغیر کسی لمبی تمہید کے شروع کر دیا
جائے۔ پھر بعد میں مکمل تنظیم خود بخود ہوتی جائے گی۔ اور اس وقت اسے
نظارت تعلیم و تربیت کے سپرد کر دیا جائیگا۔ سر دست میرا یہ بھی ارادہ ہے۔ کہ

تھیوسوفی کے اصول اور ان کے ماخذ

جناب الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ نے حسب ذیل تقریر ۲۷ دسمبر ۱۹۳۳ء جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کی ۔ (ایڈیٹر)

تھیوسوفی کے لغوی معنے

تھیوس Theos خدا اور سوفیہ Sophia معرفت کو کہتے ہیں۔ یعنے علم الہیات یا خدا اور ارواح و ملائک کا براہ راست علم حاصل کرنے کی جدوجہد۔ چونکہ معرفت الہٰی سب سے بالا علم ہے اور اس ذات کا علم ہے۔ جو عالم کی ہر شے کی عالم ہے۔ اس لئے تھیوسوفی حقیقۃً مذہب کی روح اور جان ہے۔ اور اس قدر قدیم ہے جس قدر کہ خود انسان۔ اس کو ہندو برہم ودیا۔ مسیحی علم الہٰی اور مسلمان تصوف کہتے ہیں ۔

لفظ تھیوسوفی کا استعمال

لفظ تھیوسوفی پہلے پہل تیسری صدی میں انتخاب الہیات یا جیسا کہ بعد میں کہا گیا۔ جدید افلاطونیات neo-Platonism کے تعلق میں استعمال کیا گیا۔ اس طریق فلسفہ کا بانی امیونئین ساکس اور بعض کے نزدیک سکندریہ کا قبطی پیشوا پاٹ امین Patamun تھا لیکن اب اصطلاحاً تھیوسوفی سے مراد تھیوسوفیکل سوسائٹی ہے جو امریکہ میں ۱۸۷۵ء میں قائم ہوئی۔ اس کی بانی ہلینیا۔ پیٹروونا بلیوڈسکی جو ایک روسی رئیسہ تھیں۔ اور ان کے ساتھی کرنل ہنری اسٹیل الکاٹ تھے۔ اول الذکر نے اپنے علم جنات سے اور مؤخر الذکر نے تجربہ تنظیم سے سوسائٹی کی بنیاد ڈالی۔ اور کرنل صاحب سوسائٹی کے پہلے بانی صدر مقرر ہوئے ۔

تھیوسوفیکل سوسائٹی کے اصول

اس سوسائٹی کے تین اصول مقرر کئے گئے۔ اول عالمگیر اخوت بلاتمیز نسل۔ مذہب۔ جنس ذات و رنگ کی بنیاد ڈالنا دوم مذہب فلسفہ اور علم طبیعات کے مطالعہ کو توازن و تقابل کے ساتھ فروغ دینا اور سوم کائنات کے پوشیدہ اور نامعلوم قوانین اور انسان کی پوشیدہ باطنی طاقتوں کی تحقیقات کرنا ۔

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند
گر نہ بینی سِرِّ حق بر ما بخند

تھیوسوفیکل سوسائٹی اور آریہ سماج

عجیب بات ہے کہ نومبر ۱۸۷۵ء میں نیویارک میں تھیوسوفیکل سوسائٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ اور اکتوبر ۱۸۷۵ء میں بمبئی آریہ سماج قائم ہوگئی۔ پنڈت شوبرت لال اسے حیرت و شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ ؎ کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں
(رسالہ تھیوسوفی مصنفہ پنڈت شوبرت لال صد ۱۰)

مگر پنڈت دیانندجی فرماتے ہیں۔ کہ "یہ کارج ایشور یہ نیم کے انوسار ہیں۔ کہ پرتھوی و پاتال میں ایک وقت پر ماتما کی کرپا سے پرکرت ہوا" اس پر اس سرب شکیتمان پرماتما کو دھنیاباد ہو (سوانحعمری دیانند مصنفہ لاجپت رائے صفہ ۶۹۳) دونوں جدید سوسائٹیوں میں خط وکتابت شروع ہوئی۔ اور دونوں کا الحاق ہوگیا۔ اور تھیوسوفیکل سوسائٹی آف آریہ سماج آف آریہ ورت نام رکھا گیا ۔

کرنل الکاٹ اور سوامی دیانند میں اختلاف

دیانندجی نے جو خطوط لکھے ہیں۔ ان میں وید کی ایسی دعائیں تحریر ہیں۔ جن میں "گائے۔ گھوڑے۔ تیز چلنے والی سواریاں طلب کی گئی ہیں"۔ اور ساتھ ہی مسیحیت و اسلام پر حملے۔ اس کے بعد کرنل الکاٹ و بلیوڈسکی ویدوں کے الہامی اور منزہ عن الخطا ہونے سے انکار کرنے لگے۔ اور دیانندجی نے جیو کے بات چیت کرنے دروازہ کھٹکھٹانے اور دوسرے شریر میں پرورشٹ ہونے کی طاقت سے انکار کیا۔ اور اندرجال کا تماشا و "چالاکی" کہا۔ اور بتایا کہ کوئی سورج چندر کے پرکاش میں اپنے چھایہ کو دھلق سر سے اوپر آنکھ بند کرنا اور کھولنا چھوڑ کر ٹیڑھی نظر سے دیکھے۔ وہ اپنے سے جدا اپنی چھایہ کا فوٹو روپ جڑی سورتی کو دیکھتا ہے"۔

تھیوسوفیکل سوسائٹی کا نیا مرکز اور شاخیں

اس طرح اختلاف رونما ہوگیا۔ اور جبکہ کرنل الکاٹ اور میڈم بلیوڈسکی ۱۸۷۹ء میں ہندوستان آئے۔ تو دونوں سوسائٹیوں کا مزید گفت و شنید کے بعد قطع تعلق ہوگیا۔ اور میڈم اور کرنل نے اپنا بدھ مت سے تعلق ظاہر کیا۔ نیز تھیوسوفیکل سوسائٹی نے اپنا مرکز اودیار مدراس میں مقرر کیا۔ اس سوسائٹی کی مخالفت میں سائکیک ریسرچ سوسائٹی کیمبرج کی طرف سے مسٹر ہالجن نے ایک رپورٹ ۱۹۳ صفحات پر مرتب کی اور میڈم بلیوڈسکی کی نسبت لکھا۔ کہ "ساری روحانی طاقت اور مہاتماؤں کی کرامات ڈھکوسلہ ہیں میڈم دھوکہ دیتی ہے"۔ اور بیان کیا۔ کہ "ممبران ضعیف الاعتقادی کے شکار تھے۔ یا جھوٹ بولتے تھے"۔ "خطوط میڈم خود لکھتیں اور روحوں کی طرف منسوب کرتی ہیں"

میڈم بلیوڈسکی ۱۸۹۱ء میں مرگئی۔ اور سوسائٹی کی تین شاخیں ہوگئیں۔ لیکن مسز اینی بسینٹ کے ذریعہ اس کی ترقی ہوئی اور دنیا بھر کا مرکز اودیار اور ہندوستان کا بنارس قرار پایا۔ کرنل الکاٹ ۱۹۰۶ء میں فوت ہوئے۔ اور ۱۹۰۷ء میں مسز بسینٹ پریذیڈنٹ مقرر ہوئیں۔ جن کا حال ہی میں انتقال ہوا۔ اور ابھی تک کوئی صدر مقرر نہیں ہوا

اس وقت ۴۹ قومی سوسائٹیاں ہیں۔ اور تمام دنیا میں تھیوسوفیکل سوسائٹی کے مرکز اور شاخیں ہیں ۔

تھیوسوفیکل سوسائٹی کے عقائد

(۱) خدا ایک ہے۔ ہر جگہ ہے۔ ہر چیز میں ہے۔ اس کا ظہور تین صفات سے ہوتا ہے۔ جن کو برہما۔ وشنو۔ مہادیو یا پیدا۔ پرورش۔ اور بذریعہ ارتقاء منتقل کرنے والا کہتے ہیں۔ ان صفات کو وہ ارادہ۔ شعور اور حرکت سے تعبیر کرتے ہیں ۔

(۲) فوق البشر ہستیوں کا وجود ہے۔ جو دیوتا۔ فرشتے اور اعلیٰ فرشتے کہلاتے ہیں ۔

(۳) روح اول نے مادہ میں حلول کیا۔ اور پھر بذریعہ آواگون جسم انسانی اختیار کیا ۔

(۴) کرم یعنے جزا و سزا ۔

(۵) دھرم یعنے کمال اور کامل انسانوں کا راستہ

(۶) ترے لوک یعنے تین دنیا (الف) مادی Physical (ب) لطیف Asteral (ج) ذہنی Mental۔ یا زمین۔ برزخ۔ سماوی اور ملاء اعلیٰ ۔

(۷) اخوت انسانی ۔

مسز بسینٹ کہتی ہیں۔ کہ تھیوسوفی لوگوں کو اپنے اپنے مذہب پر قائم رہنا۔ دوسروں پر حملہ سے روکنا سکھاتی ہے۔ اور اس طرح امن اس کا نتیجہ کلام اور صداقت اس کا مقصد ہے ۔

عقائد کی تشریح

اس سوسائٹی میں کمال اور کامل انسانوں کے لئے چار ہدایات ہیں

(۱) حق و باطل۔ حقیقی و غیر حقیقی میں فرق کرنا ۔

(۲) غیر حقیقی کی طرف سے خواہش کا ترک کرنا ۔

(۳) نیکی کے چھ جواہر ریزے یعنی خیال۔ عمل میں خود ضبطی، رواداری برداشت اپنے اندر موجود خدا پر یقین۔ اور اپنے لئے میزان عمل پیدا کرنا

(۴) اپنے اندر خواہش وصل یعنے محبت پیدا کرنا

ان کے ہاں اس راستہ میں کامیاب ہونے والے لوگ "آزاد شدہ" یعنے ارتقائے منازل کو ختم کرنے والے مہاتما کہلاتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ ایسے کامل لوگوں میں سے کچھ زمین پر دوسروں کی مدد کیلئے رہتے ہیں۔ اور مہاتما یا خضر کہلاتے ہیں۔ اور "سفید برادری" کے ارکان بن جاتے ہیں۔ کچھ آسمان پر چلے جاتے ہیں۔ اور آسمان پر نظام شمسی چلانے والے عہدہ داروں کی جگہ لیتے ہیں۔

دنیا کی حکومت

دنیا مختلف حصوں میں تقسیم ہے۔ اور ہر ایک کا نگران ایک مہاتما یا خضر ہے۔ انسان گذشتہ پیدائش کے اعمال کے مطابق دنیا کے سٹیج پر ڈرامہ کرتے ہیں۔ نیز ہر نسل کی ابتداء ایک آدم سے ہوتی ہے۔ اور تعلیم و تعلم کا سردار مسیح یا بدھ ستوا ہوتا ہے۔ جو کہ دیوتاؤں اور انسانوں کا معلم اعلےٰ ہوا کرتا ہے۔ مذاہب کی بنیاد رکھتا ہے۔ اپنے رسولوں

کے ذریعہ تعلیم دیتا ہے۔ ایک استاد کو حفاظت عالم کے لئے مامور کرتا ہے۔ ایسا آدمی جب بدھ بن جاتا ہے۔ تو اس کی جگہ بدھستوا آتا ہے یہ سب لوگ احدیت مآب کے خلفاء ہیں۔ اور اس طرح دنیا کو حضرت احدیت مآب کے قدموں کی طرف ارتقائی منازل طے کرا کر لے جاتے ہیں۔ ایتھر میں سوراخوں کا نام مادہ ہے۔ ذرات عالم ۴۹ قسموں کے بلبلوں سے بنتے ہیں۔ جو بتدریج چھ درجوں تک صعود کر کے منازل مادہ کی سات اقسام بناتے ہیں۔ اور اس طرح ذرات کا اجتماع نظام شمسی پیدا کرتا ہے۔ اور یہ خداوند تعالےٰ کی صفت خالقیت کا ظہور ہے۔

خلاصہ تعلیم

ایک تھیوسوفیسٹ مصنف مسٹر پادری کے الفاظ میں خلاصہ تعلیم یہ ہے:

(۱) ایک لامحدود ابدی حقیقت۔ ایک حقیقی بالاتر از فہم و علم ہستی کا وجود ہے۔

(۲) اس ذات سے ظہور میں آیا ہوا خدا پر ظہور پذیر ہوتا ہے اور توحید سے تثنیہ اور تثنیہ سے تثلیث کا انکشاف کرتا ہے۔

(۳) تمام کائنات اور ہر چیز جو اس کائنات میں ہے۔ خدا کی زندگی کا مظہر ہے۔

(۴) بہت سی پر شوکت۔ صاحب ادراک ہستیاں موجود ہیں۔ جو اعلےٰ فرشتے۔ اور دیوتا کہلاتی ہیں۔ یہ سب خدا سے برآمد ہوتے ہیں۔ اور اس کے ارادہ و خیال کو جامہ عمل پہنانے کے لئے بطور گماشتگان مامور ہیں۔

(۵) انسان اپنے خدائی باپ کی طرح ایک خدائی جوہر ہے۔ اور اس کا اندرونی نفس (Inner self) ابدی ہے۔

(۶) انسان ارتقائی منازل کے ذریعہ ترقی کرتا ہے۔ اور اعمال (کرما) کے قوانین کے ماتحت بار بار تبدیلی تجسم کرتا ہوا۔ سفلی لطیف اور نوری دنیاؤں سے صعود کرتا ہوا گذرتا ہے۔ پھر علم اور ایثار کے ذریعہ آزادی حاصل کرتا۔ اور خدائی کے لحاظ سے جو کچھ وہ پہلے بالقوہ تھا۔ اب بالفعل ہو جاتا ہے۔ مہاتما یا خضر اور کامل انسان موجود ہیں جنہوں نے انسانی ارتقائی منازل طے کر کے انسانی کمال حاصل کر لیا ہے۔ اور اب ان کو انسانی دائرہ ترقی میں کچھ مزید حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔

متفرق تعلیم

(۱) ان میں اگرچہ گوشت خوری کی ممانعت نہیں۔ مگر نہ کھانا بہتر ہے

(۲) شادی۔ یوگا کی بعض شکلوں کے منافی ہے۔ مگر سوسائٹی میں شمولیت کے لئے کوئی قید نہیں۔ اور تھیوسوفیکل سچائیوں کے اصول کے لئے تجرد زیادہ موزوں و مناسب ہے۔

(۳) آواگون یعنے تبدیلی جسم اور مختلف پیدائشوں میں سے گذرنا ارتقائی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ مگر انسانی روح جمادی اور نباتاتی دنیا میں واپس نہیں جاتی۔

(۴) جمادی و نباتاتی و حیوانی ارواح زندگی کے ایک مجموعہ پر حاوی ہوتی ہیں۔ اور بتدریج اجتماعی اراکین کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے۔ اور آخرش اوتعار سے صرف ایک روح رہ جاتی ہے۔ جو وحشی انسان کی روح بنتی ہے۔ اور ہر مہذب جسم میں جاتی اور ترقی کرتی رہتی ہے

(۵) حیوانی جذبات رکھنے والی روح کسی حیوان کے جسم کے ساتھ قید کر کے رکھی جاتی ہے۔ اور خباثت و بدی میں مبتلا ہونیوالی خبیث ارواح بھوت پریت بنتی ہیں۔ اور سیاہ جادو میں کام دیتی ہیں۔ واضح ہو۔ کہ تھیوسوفسٹ تجسم جدید کا لفظ استعمال کرتے ہیں لفظ تناسخ استعمال نہیں کرتے۔ اس لئے عقیدہ بروز اور صفات کا انتقال بھی تاویلاً اسی لفظ کے نیچے آ سکتا ہے۔ تیس برس سے زائد گذرتے ہیں۔ کہ بدھسٹ نامی رنگون کے رسالہ میں میں نے پڑھا تھا۔ کہ انتقال طبیعت و بروزیت بدھوں کا بھی عقیدہ ہے۔

سات اصل الاصول

اس سوسائٹی کے سات اصل الاصول ہیں (۱) آتما یعنے روح (۲) بدھی جو کہ روح کی سواری ہے۔ (۳) من یعنے ادراک و تخیل اعلیٰ سمجھے جاتے ہیں۔ (۴) کام یعنے شہوت (۵) پران یعنے حرارت غریزی (۶) ایتھری ہمزاد جو جان کی سواری ہے۔ اور (۷) شریر جسم کثیف ادنےٰ خیال کئے جاتے ہیں

سات عالم

یہ لوگ سات عالموں کے قائل ہیں۔ (۱) تجلی الٰہی۔ ذات قدیم (۲) جلوہ اولےٰ (۳) روح (۴) فہم (۵) ادراک (۶) لطافت (۷) کثافت

سات اجسام

یہ لوگ سات اجسام کو مانتے ہیں۔ (۱) ٹھوس (۲) سیال (۳) گیس (۴) لطیف ادنےٰ (۵) لطیف اعلےٰ (۶) تخلیقی ذرات ادنےٰ (۷) ذرات اعلےٰ۔ ان عالمین کے متعلق مسز بسنٹ لکھتی ہیں۔ کہ مطالعہ کنندہ سنسکرت الفاظ سے اصل مفہوم کو زیادہ سمجھ سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں (۱) آدی (۲) دنوپادکا (۳) آتما یا تروانا (۴) بدھی (۵) منس (۶) کاما (۷) شتلا بدھوں کے ہاں نام (۱) مہاپری فروانا (۲) پری فروانا

سفید برادری

ان کا خیال ہے۔ کہ ایک سفید برادری ہے۔ جو دنیا میں کام کرتی ہے اور آسمانی اندازہ کے مطابق لوگوں کے قلوب پر اثر کرتی ہے۔ اور ان سے اس طرح کام لیتی ہے۔ جس طرح شطرنج کھیلنے والا مہروں سے کام لیتا ہے۔ (پادری صفحہ ۲۳۹ فرسٹ باب)

اس برادری کے چند افراد حسب ذیل ہیں:-

(۱) اس برادری کا بادشاہ "سنت کماد" جو ابدی کنوارا ہے۔ اور جو زمین اور اس کے ساتوں سیاروں پر حاکم اور عالم الغیب ہے۔ وہ عورت سے پیدا نہیں ہوا۔ اس کا جسم کریا شکتی سے بنا اور ۱۶ موسم گرما جتنی عمر رکھتا ہے۔ اس کے تین نائب زہرہ (Venus) سے آئے ہیں۔ یہ سب صحرائے گوبی میں رہتے ہیں (۲) گوتم بدھ جو بدھستوا جگت گرو کے طور پر آتا رہتا ہے۔ وہی کسی وقت ویاس مصنف وید صفحہ ۲۴ اور پھر عرب میں تہوتی یا تھاتھ (تیست) کے نام سے آیا تھا۔ اور آخری مرتبہ ساکیامنی گوتم بن کر آیا۔ اور آخری بدھ بنا۔ نروان کے بعد دنیا کا کام اپنے بھائی لارڈ میٹریا کے سپرد کر گیا ہے۔ اور میٹریا کا خاص اثر ڈالنے والا وقت بدر ہے۔ یعنی چودھویں شب کا چاند۔ اس کا سالانہ عرس ویساکھ یا ماہ مئی میں ہوتا ہے۔ لارڈ میٹریا ہی کرشن بن کر آیا تھا۔ وہی مسیح ابن مریم تھا۔ جو موت کے بعد چالیس سال تک آ کے شاگردوں کو تعلیم دیتے رہے۔ فیثا غورث افلاطون وغیرہ ہو کر بھی وہی آیا تھا۔ اور پھر اسی کا ایک شاگرد تھا۔ جس نے اسلامی مذہب کی بنیاد ڈالی۔

لارڈ میٹریا کے تاثرات کی خصوصیت عالمگیر محبت ہے۔ ان دنوں لارڈ میٹریا خود تو کوہ ہمالہ کی جنوبی ڈھلوان پر اقامت گزین ہے۔ مگر ایک ہندوستانی جسم یعنے کرشنا مورتی کو اپنے کام کے لئے اختیار کر لیا ہے۔ اور مؤخر الذکر لارڈ میٹریا کی خدمت اس طریق پر کر رہا ہے۔ جیسے مسیح نے عرصہ دراز پہلے کی تھی۔ (۳) ایک مہاتما کا نام ماسٹر موریا ہے۔ جو تبت میں رہتا ہے۔ سفید کپڑے پہنتا اور پگڑی باندھتا ہے۔ (۴) ایک مہاتما یسوع ہے۔ جو مذہب مسیحی کا خاص نگران ہے۔ وہ دروز لوگوں میں کوہ لبنان پر رہتا ہے۔ سفید لباس پہنتا اور پگڑی باندھتا ہے۔ ایسے بیس مہاتما ہیں۔ ان کے علاوہ ۵۰ - ۶۰ کامل ہستیاں ہیں۔ جو شاگرد نہیں بناتیں۔ بلکہ خاموشی سے کام کرتی رہتی ہیں۔

مسز بسنٹ کی چند تشریحات

(۱) تھیوسوفیکل سوسائٹی کے ارکان کے لئے ضروری نہیں۔ کہ جملہ تھیوسوفیکل تعالیم پر ایمان لائیں۔ یا ان کی اشاعت کریں۔ صرف عالمگیر اخوت انسانی کا ماننا ضروری ہے۔ (۲) ہر مذہب کا ماننے والا اپنے مذہب کی پابندی کرے۔ مگر دوسرے مذہب کے ماننے والوں کے جذبات کا ایسا ہی پاس کرے۔ جیسا اپنے لئے چاہتا ہے۔ کہ دوسرے کریں (۳) چونکہ تھیوسوفیکل سوسائٹی صداقت کی متلاشی ہے۔ اس لئے کسی طالب صداقت کو مجبور نہیں کیا جاتا۔ کہ وہ کیسے کہاں اور کس طرح تحقیق کرے (۴) آزادی خیال کی حفاظت ہر ممبر کا فرض ہے۔ اور ہماری اصل راہ نمائی یہ ہے۔ کہ صداقت سے بڑھ کر کوئی مذہب نہیں (۵) ہر مذہب ہر فلسفہ ہر سائنس ہر حرکت اپنی صداقت اور خوبصورتی الٰہی فہم سے اخذ کرتی ہے۔ اس لئے کوئی شخص محض اس لئے تنہا صاحب صداقت ہونے کا مدعی نہیں ہو سکتا۔ تھیوسوفی کسی کے ماتحت نہیں۔ البتہ تھیوسوفیکل سوسائٹی تھیوسوفی کے ماتحت ہے

تھیوسوفیکل سوسائٹی کا دعویٰ

مسز بسنٹ کہتی ہیں۔ کہ (۱) یہ سوسائٹی دنیا کو سفید برادری کی مدد سے مادہ پرستی میں ڈوبنے سے بچانے کے لئے آئی ہے۔ (۲)

اس نے دنیا کو مذہب کی باطنی تعلیم کی طرف متوجہ کیا ہے۔ (۳) ہیلینا پٹروونا بلیوڈسکی بھی پہلے بانیان مذاہب کی طرح رسول ہے۔ اس نے ہمارے لئے سفید برادری کے آقاؤں تک پہنچنے کا دروازہ کھولدیا ہے

بعض سوالات اور انکے جوابات

میں نے تھیوسوفی کتب اور تھیوسوفسٹ سے چند سوالات کے جواب لئے ہیں۔ جو قابل ذکر ہیں

(س) کیا تھیوسوفیکل سوسائٹی میں کوئی شریعت ہے؟ (ج) نہیں کوئی شریعت نہیں ہر شخص اپنے اپنے قانون کی پابندی کرے۔ (س) نجات کی نسبت کیا عقیدہ ہے؟ (ج) ہم نجات نہیں۔ بلکہ آزادی کہتے ہیں۔ اور مرنے جینے کے چکر سے آزادی ہی نجات ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔ کرشنا مورتی کہتے ہیں۔ کہ اس دنیا کی زندگی سے ہی چھٹکارا ہوتی ہے۔ اور عین وصل ہوجاتا ہے۔ مختلف جونوں کے بعد مکت ہوتا ہے (س) مسیح موعودؑ کی آمد کی نسبت کیا خیال ہے۔ اور آرڈر آف سٹار ان دی ایسٹ کی نسبت کیا فیصلہ ہے؟ (ج) ہماری تمام امیدیں جگت گرو کی نسبت کرشنا مورتی میں پوری ہوگئی ہیں۔ مگر بعض لوگ ان کی نسبت خاموش ہیں۔ انفرادی طور پر ان کے ساتھ ہیں۔ مگر سوسائٹی نے ان کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ کرشنا مورتی نے آرڈر آف سٹار ان دی ایسٹ کو جو جگت گرو کا منتظر تھا۔ منسوخ کر دیا ہے۔ (س) کیا خداوند تعالےٰ دعائیں سنتے ہیں؟ (ج) خیال وتصور کی طاقت موجود ہے۔ اور اس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ ہماری زمین کا خدا وبادشاہ ہمارے خیالات کا لحاظ کرتا ہے۔ اور فیصلہ شدہ باتوں کو بھی منسوخ کر دیتا ہے۔ (س) کیا انسانی روح نباتات وحیوانات کی طرف واپس ہوتی ہے۔ جیسا کہ آریہ سماجی کہتے ہیں؟ (ج) نہیں انسان انسان ہی رہتا ہے۔ اور ارتقاء عالم بالا کی طرف ہوتا ہے (س) کیا ورن آشرم یعنے ذات پات کی تمیز ضروری ہے؟ (ج) اُن جونوں کی وجہ سے کرما کے مطابق ضروری ہے۔ مگر موجودہ ذات پات کی تمیز ہم نہیں مانتے۔

(س) کیا تھیوسوفسٹ ہندو ہیں۔ اور سب کو ہندو بنانا پسند کرتے ہیں (ج) مسز بیسنٹ نے اپنا نام اینا بائی لسنتی دیوی رکھا۔ اور دنیا بھر میں ہندو تہذیب وتمدن وسیاست کی اشاعت کی ہے۔ تھیوسوفسٹ عام طور پر ہندو زبان ہندو رسوم وعادات کی پابندی کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض لباس بھی ہندوانہ پہنتے ہیں۔ (س) کیا آپ آزاد محبت کے قائل ہیں۔ یا کسی قانون کے ماتحت شادی کے؟ (ج) کوئی قانون نہیں ہر شخص اپنے قانون کے مطابق شادی کرے (س) سیاسیات تمدن سوشل مشکلات کا تھیوسوفی نے کیا حل بتایا ہے؟ (ج) ملک کی زمین سے مفصلہ ذیل لوگوں کی پرورش ہو۔ (ا) حکمران۔ وزراء و دیگر عمال انصاف وقیام امن وقومی ترقی وحفاظت (ب) مذہب۔ تعلیم۔ تفریح وظائف۔ تیمارداری (ج) اور باقی تمام رعایا جو ان میں شامل نہیں۔ اور جو محنت ومزدوری سے پیٹ پالتے ہیں (ح) تعلیم سات سے ستائیس برس کی عمروں کے درمیان بلا امتیاز جنس دی جائے۔ (س) کام کرنے کی زندگی ۲۱ سے ۵۰ سال کی عمر تک ہو۔ بقیہ عمر پنشن پر گذارہ ہو۔ پیداوار اور تقسیم پیداوار اس طرح ہو۔ کہ ہر مزدور کا گذارہ ہو سکے۔ اور بڑھی ہوئی سرمایہ داری کا سدباب ہو جائے۔ (س) تناسخ ونقل جسم کو غرباء۔ جہلاء۔ مصیبت زدہ لوگوں پر ان کے حالات تبدیل کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔ (س) اس وقت سوسائٹی کا صدر کون ہے۔ اور کرشنا مورتی کی کیا حیثیت ہے؟ (ج) کوئی نہیں اور نہ چھ سال تک کوئی ہوگا۔ کرشنا مورتی سوسائٹی سے بالا ہے۔ اور بعض کے نزدیک جزو الہٰی ہے۔ مگر وہ خود کہتے ہیں۔ کہ The Absolute میں کل ہوئی (س) مردوں کو گاڑنا یا جلانا چاہیئے (ج) جلانا چاہیئے

تعلیم کے ماخذ

جوابات بالا سے ظاہر ہے۔ کہ تھیوسوفیکل سوسائٹی کی تعلیم بدھ۔ ہندو مذہبی اخلاقی تخیلی کتب سے اخذ کردہ ہے۔ اور مغربی سائنسدانوں کی اصطلاحات وموجودہ زمانہ کی تمدنی اشکال کو سامنے رکھ کر اسے وضع کیا گیا ہے۔ تھیوسوفسٹ کا عمل اور ان کے بیرونی واندرونی سرکلوں کی تعلیم وتعامل سے واضح ہوتا ہے۔ کہ رویا۔ الہامات وکشوف کے غلط مفہوم اور بعض عقائد کی اصطلاح کے بعد وہ توحید رسالت۔ ملائکہ۔ کتب۔ جزا وسزا اور دیگر اسلامی عقائد بالخصوص احمدی عقائد کے قریب ہیں۔ وہ دوزخ کو ابدی نہیں مانتے۔ اور رحمت الٰہی کی وسعت کے قائل ہیں۔ ان کا مذہب اصل میں وحدانیت ہے اور اس کی نسبت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ "ویدانت والوں نے بھی اگرچہ غلطیاں کی ہیں۔ مگر تھوڑی سی اصلاح سے ان کا مذہب قابل اعتراض نہیں رہتا" (قادیان کے آریہ اور ہم)

پس تھیوسوفیکل سوسائٹی کے عقائد کی اصلاح کر لی جائے ان کو یورپ کی سائنس کی اطاعت سے آزاد ہندو مفروضات۔ بدھ تخیلات اور بت پرستوں کے توہمات سے نکالکر زمین سے آسمان کی طرف اٹھایا۔ اور احمدیت کے سکھاتے ہوئے اسلام کے ظل عاطفت میں بآسانی لیا جا سکتا ہے۔ تھیوسوفی میں کوئی شریعت نہیں۔ کوئی خاص الہامی کتاب نہیں۔ مگر دنیا کو اپنے مسائل کا حل کرنا ہے۔ جو اسلام کے سوا نہیں ہو سکتا۔ وہی حقیقی تھیوسوفی ہے۔

احمدی جماعت کا فرض

احمدی جماعت کو اللہ تعالےٰ نے اشاعت اسلام کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور ہر طرف جو تحریکات ہیں۔ وہ نظام آسمانی اسی غرض کی تکمیل کے لئے کر رہا ہے۔ تھیوسوفی کے کارکنوں میں اسلام سے واقف بہت کم لوگ ہیں۔ احمدیت کا مطالعہ سنجیدگی سے ابھی تھیوسوفسٹ نے نہیں کیا۔ ان کے نزدیک اسلام مذاہب عالم میں سے روحانیت میں ہندو بدھ اور مسیحی مذہب کے بعد ہے۔ اگرچہ ان کے بعض معتقدات اسلام سے ملتے جلتے ہیں۔ مسلمانوں کی جہالت۔ مذہب سے ناواقفیت خونی مہدی کا انتظار۔ اخلاقی۔ مالی۔ تمدنی۔ سیاسی تنزل اور عدم رواداری نے ان کی توجہ اس طرف نہیں پھیری۔ اس سوسائٹی کی دوسری بہنیں سپرچوالسٹ سوسائٹی اور یونیورسلسٹ سوسائٹی وغیرہ بھی آسمانی فیصلہ کے مطابق وجود میں آئی ہیں۔ اور فرشتوں کی تحریک عام ہے میں ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں۔ کہ خداوند تعالےٰ نے دنیا کو احمدیت کے لئے تیار کر دیا ہے۔

ذاتی تجربات

(۱) ولایت میں تھیوسوفیکل سوسائٹیاں ہمارے لیکچروں کا انتظام کرتی تھیں۔ چنانچہ میں نے کئی لیکچر ان سوسائٹیوں کے زیر انتظام دیئے ایک لیکچر میں ایک ۷۰ سالہ بوڑھے نے اٹھ کر کہا۔ "عمر بھر کی آزادانہ تحقیقات کے بعد جو مذہب تصور میں آیا تھا۔ وہ آج آپ کی تقریر سے ثابت ہوا۔ کہ اسلام ہے۔ اس لئے میں مسلمان ہوں"

(۲) کرشنا مورتی ہمارے ساتھ ۱۹۲۴ء میں جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح ولایت سے واپس آ رہے تھے۔ جہاز پلسنا پر ہم سفر تھے۔ لیڈی ایملی لیٹن بھی ساتھ تھیں۔ تختۂ جہاز پر ملاقات کا انتظام کیا گیا۔ کچھ سوالات وجوابات ہوئے۔ مگر میں نے مسز بسنٹ کے "مسیح" میں کوئی خاص امتیازی امر نہیں پایا

(۳) میں میمو سے جو برما کا شہر ہے۔ ہز ایکسلنسی گورنر سے ملاقات کر کے آ رہا تھا۔ کہ میں نے کشفی حالت میں حضرت بدھ کو ایک جوان عورت کی شکل میں دیکھا۔ انہوں نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔ My people are sure to accept your religion "میری قوم یقیناً" "آپ کا مذہب اختیار کرے گی۔

(۴) میں ادیار گیا۔ مسٹر ارنڈل کے علاوہ جو بڑے تھیوسوفسٹ ہیں اسلام سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ ادیار کے کمرہ عبادت کی دیواروں پر مختلف بانیان مذاہب کی تصاویر ہیں۔ اسلام کی جگہ موٹے الفاظ میں "لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

(۵) مغربی افریقہ میں ۱۶ جولائی ۱۹۲۱ء میں میں نے کشف دیکھا۔ کہ دو کرسیاں بچھی ہیں۔ ایک پر یورپین مرد اور دوسری پر یورپین عورت تھی۔ جو بدلتے بدلتے انگریز بادشاہ اور ملکہ کے طور پر دکھائی دیئے۔ ملکہ کے پیچھے کرسی کی ٹیک پر صلیب تھی۔ تب مجھے ایک فرشتے نے بتایا۔ بادشاہ اسلام اور ملکہ مسیحیت ہیں۔ دونوں کا عقد ہوگا۔ یعنی اسلام کا مسیحیت پر غلبہ ہوگا۔ میں نے پوچھا کب؟ تب مجھے شاخیں دکھا کر کہا گیا۔

One branch one branch half a branch quarter of a branch

یعنے ایک شاخ ایک شاخ آدھی شاخ چوتھائی شاخ میں نے کہا میں سمجھا نہیں تب کہا گیا

One year one year half a year quarter of a year

یعنے ایک سال ایک سال آدھا سال اور چوتھائی سال تیسری بار بتایا گیا

One century one century half a century and quarter of a century

یعنے ایک صدی ایک صدی آدھی صدی چوتھائی صدی کل ۲۷۵ سال ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے زمانہ سے ۳۰۰ سال کا وقت عروج احمدیت کا دیا ہے۔

(۶) ایک مرتبہ میں پورٹ سمتھ انگلستان میں سپرچولسٹ چرچ میں وعظ کرنے کے لئے بلایا گیا۔ تقریر سے قبل ان کی کلیئر وائنٹ یعنی توجہ سے کشفی نظارہ پیدا کر کے حالات بتانے والی عورت اپنا کام کر رہی تھی۔ میں نے اس کے قلب پر توجہ کی۔ تو اس نے کہا۔ Some body is saying allah allah to me کوئی شخص مجھے اللہ اللہ کہہ رہا ہے

(۷) میں نے ۲۵-۲۶ دسمبر کی درمیانی شب کو عالم کشف میں میڈیم بلیو وٹسکی کو دیکھا۔ جنہوں نے آ کر مجھ سے کہا علیہ علیہ السلام جس سے میں نے سمجھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت یہ الفاظ استعمال کر رہی ہیں:۔

آئندہ کیا ہوگا؟

لارڈ میتریا کسی تھیوسوفسٹ کے پاس آئے گا۔ اس کا وہ ماسٹر جو پگڑی باندھے۔ ہمالیہ کے جنوبی ڈھلوان (قادیان کے قریب) رہتا ہے کسی وقت مسلمان کر لیا جائے گا۔ اور "ادیار" کے وہ لوگ جو اندرونی دائرہ میں تعلیم دیتے ہیں۔ ان کو یہاں لائیں گے:۔

ماسٹر ایم سوریا یہ "محمود" نام سے کسی صاحب کشف کے سامنے آ جائے گا۔ اور دنیا بھر کی تھیوسوفیکل سوسائیٹیاں کرشنا مورتی یعنی "کرشن شکل" کی بجائے اس "رودر گوپال کرشن" جس کی مہا گیتا میں لکھی ہوئی تسلیم کر لیں گے۔ اور مسلمان اپنے مہدی کو تھیوسوفسٹ اپنے "لارڈ کرشن" کو بدھسٹ احمدیہ بدھا کو زرتشت منیا ہمنی کو اور عیسیٰ حضرت مسیح کو قادیان میں آ کر دیکھ لیں گے:۔

دیکھو۔ یہودی ارض مقدس میں منتظر مسیح ہیں۔ اور جمع ہو رہے ہیں۔ سینٹ ڈے اڈوینٹسٹ نے عالم مسیحیت کو مسیح کا سخت شائق بنا دیا ہے۔ جاپان میں ایک نئی جماعت مسلمین کی جو ہونن اور اس کے استاد شنران کی تابع ہے Armedia Baddha کو جو غیر محدود۔ نور اور ابدی ایمان کا مالک اور مدامی الہام کا سرچشمہ ہے مانتی ہے۔ ان کے پیشواؤں کو شہر بدر کیا گیا۔ مگر شنران عاشق احمد نے جاتے وقت کہا۔ اگر مجھے کالے پانی نہ بھیجا جاتا۔ تو میں کس طرح وہاں کے باشندوں کو صداقت کا پیغام پہنچاتا۔ یہ بھی برکت ہے۔ جو احمد علیہ السلام کی تعلیم سے حاصل ہو رہی ہے (رپورٹ جلسہ مذاہب ۱۹۲۴ء ص ۱۹۵)

اب مادہ پرستی گہرے گڑھے میں دفن ہو رہی ہے۔ ہر طرف ایمان کی تجدید کے سامان ہیں۔ اور اس لئے ہی احمد مسیح کے لئے نئی زمین اور نیا آسمان بنایا گیا ہے۔ تا وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے۔ اس کے دائرہ نور نے کل زمینوں اور اور آسمانوں کو ڈھانپ لیا ہے۔ اور ذات قدیم کے نور اول کا بروز وہی عالم خود ساختہ کا بادشاہ ہے۔ پس حقیقی تھیوسوفی احمدیت ہے:۔

احمدیت کی اشاعت، صداقت کی اشاعت، مخلوق کی خدمت، خدا کی رضا مندی ہے۔ مبارک وہ جو اس علم کو حاصل کرے۔ اس میں حصہ لے۔ تھیوسوفسٹوں کو پہنچائے۔ چاہیئے کہ ہمارے مقررین تقریروں سے مصنفین تحریروں سے اور سب سے بڑھ کر ہمارے صوفی توجہ سے ان کو اپنی طرف کھینچیں۔ انشاء اللہ کامیابی یقینی ہے۔ اللھم صل علی محمد و علی عبدک المسیح الموعود و بارک وسلم

سلسلۂ احمدیہ کا خادم قدیم "الحکم" پھر جاری ہو گیا

میں معزز ہمعصر "الفضل" کے ذریعہ "الحکم" کے سرپرستوں اور خریداروں کو خصوصاً اور تمام جماعتہائے احمدیہ کو عموماً یہ خوشخبری سنانے کا موقعہ پاتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے "الحکم" پھر جاری ہو گیا ہے۔ ۱۴۔ جنوری ۱۹۳۴ء کا پرچہ چھپ گیا ہے۔ اور بعض خاص احباب اور سرپرستوں کی خدمت میں بغیر کسی مزید انتظار کے بھیجا جا رہا ہے۔ اور عام طور پر ڈاک خانہ کے رعایتی محصول کی اجازت کا انتظار ہے۔ مجھے "الحکم" کے متعلق کچھ نہیں کہنا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "الحکم" کے اجرا کی خبر پر جس مسرت کا اظہار فرمایا ہے۔ میں اسی مکتوب کو یہاں درج کر دیتا ہوں۔ یہ مکتوب مبارک میرے اور میری آنے والی نسلوں کے لئے مایۂ ناز تحریر ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری اولاد کو اس کی توفیق دے۔ کہ ہم حضرت امام کی خواہش کو پورا کرنے کی توفیق پائیں۔ اس مکتوب کے پڑھنے کے بعد میں نہیں سمجھتا۔ کہ ہر ایک احمدی یہ خواہش نہ کرے۔ کہ "الحکم" کو زندہ رکھنے کی مساعی میں وہ خریدار ہو۔ اور چند لوگوں کی قربانی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بازو کو زندہ رکھنے کے جہاد اور ثواب میں شریک ہو:۔

خاکسار عرفانی ایڈیٹر "الحکم" قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا مکتوب مبارک

مکرمی شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ آپ پھر "الحکم" جاری کرنے لگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ برکت دے۔ اور اس ارادہ کی تکمیل کے سامان پیدا کرے۔

"الحکم" سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے۔ اور جو موقعہ خدمت کا اسے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری زمانہ میں اسے اور بدر کو ملا ہے۔ وہ کروڑوں روپیہ خرچ کر کے بھی اور کسی اخبار کو نہیں مل سکتا:۔

میں کہتا ہوں۔ کہ الحکم اپنی ظاہری صورت میں زندہ ہے یا نہ ہے لیکن اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے سلسلہ کا کوئی مہتم بالشان کام اس کا ذکر کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ تاریخ سلسلہ کا حامل ہے۔ لیکن دل یہی چاہتا ہے۔ کہ "الحکم" جس کا نام ہی بتا رہا ہے۔ کہ ابتدائی ایام سے سلسلہ کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا درجہ سمجھتے تھے۔ اپنی ظاہری صورت میں بھی زندہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی نسل کو اس خدمت کی ہمیشہ توفیق دیتا رہے۔ اللھم آمین

خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) (۱۰ جنوری ۱۹۳۴ء)

بالاکوٹ کے جلسہ سیرت النبیؐ میں ہندو مسلمانوں کی شمولیت

حسب معمول اس دفعہ جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۲۶۔ نومبر ۱۹۳۳ء کو منعقد ہوا۔ اس دفعہ گو چند ایک مخالفین کی کوشش تھی۔ کہ جلسہ نہ ہو سکے۔ مگر خدا کے فضل سے سابقہ سیرت النبی کے جلسوں سے اس دفعہ کا جلسہ نہایت رونق اور دلچسپی سے کیا گیا باوجود مخالفت کے ہندو اور مسلمان شریک جلسہ ہوئے اور اپنی فراخدلی اور رواداری سے یہ ثابت کر دیا۔ کہ چند غرض پرستوں کے سوا باقی لوگ ان کی مخالفت کا اثر نہیں لیتے۔ بالاکوٹ سے باہر رہنے والے معززین بھی شریک جلسہ ہوئے۔ کالا خاں نمبردار حسہ اور علی گوہر خان۔ دلاور خان موضع حسہ اور محمد اسماعیل خاں صاحب نمبردار، محمد ناصر خاں صاحب نمبردار، پیر خاں صاحب نمبردار غلام حیدر خاں صاحب سکنائے بالاکوٹ خود بھی شریک جلسہ ہوئے اور دوسروں کو بھی شریک کیا:۔

سردار ارجن سنگھ صاحب گیانی نے اپنے لیکچر میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بوڑھوں اور بچوں اور غیر مسلموں سے حسن برتاؤ دکھایا۔ اور ڈاکٹر موتی سنگھ صاحب نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ان مشکلات پر لیکچر دیا۔ جو آپ کو مخالفوں کے ہاتھوں سے پہنچیں۔ اور آپ ثابت قدمی سے اسلام کی پرورش کرتے گئے:۔

غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے محمد اسمٰعیل خان صاحب نعمانی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی پر مبسوط لیکچر دیتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ آپ کامل نمونہ ہیں۔

ہم تمام ہندو اور مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جو شریک جلسہ ہوئے۔ اور اپنے لیکچروں سے ہمیں محظوظ کیا۔ خاکسار عبد الواحد سکرٹری تبلیغ بالاکوٹ۔

اگرچہ ڈپٹی کمشنر ہزارہ نے اپنے صریح متعصبانہ اور غیر دانشمندانہ رویہ سے بالاکوٹ کے ماحول کو احمدیوں کے لئے مکدر کرنے کی بہت کوشش کی مگر پبلک میں سلیم الفطرت لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو صداقت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ باوجود اس کے کہ ڈپٹی کمشنر کی رپورٹیں حکام بالا کے پاس یہ تھیں کہ علاقہ ہزارہ کی تمام فضا احمدیوں کے خلاف زہریلی ہو چکی ہے۔ مگر عین اس وقت سیرت کا جلسہ بالاکوٹ کے احمدیوں کی طرف سے منعقد ہوتا ہے۔ جس میں معزز مسلمان اور ہندو شریک ہوتے ہیں۔ یہ ایک عملی ثبوت ہے جو ڈپٹی کمشنر صاحب ہزارہ کی رپورٹوں کو باطل ثابت کر رہا ہے۔ پھر بگڑی ہوئی فضا اگر نیک نیتی ہو۔ تو ایک آن میں درست بھی ہو سکتی ہے اور عمدہ نقشا

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

صرف ۳۰ اپریل ۳۴ء تک کیلئے

پٹوا کھالی (بنگال)

پریذیڈنٹ — مولوی فضل کریم صاحب پلیڈر
سکرٹری — مولوی مجیب الرحمن صاحب
جائنٹ سکرٹری — ڈاکٹر طفیل احمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی عبدالرشید صاحب تعلقدار
سکرٹری مال — مولوی شفیع الدین احمد صاحب

مرزا فارم سلطان کوٹ (سندھ)

پریذیڈنٹ — مرزا رشید احمد صاحب
جنرل سکرٹری — منشی فتح محمد صاحب
سکرٹری تبلیغ — منشی غلام احمد صاحب
سکرٹری امور عامہ — منشی نصیر الدین صاحب
سکرٹری مال — مرزا صالح علی صاحب
امین — مرزا صالح علی صاحب

پلنگاڑی (مالابار)

جنرل سکرٹری — ای سلیمان ابن علی صاحب
سکرٹری تبلیغ — عبدالقدوس صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — عبدالقدوس صاحب

چوہدری والہ چک ۱۰۸ (لائلپور)

جنرل سکرٹری — چوہدری برکت علی صاحب
سکرٹری تبلیغ — چوہدری غلام حیدر صاحب

شاہ مسکین

(بشمولیت خودپور۔ نانوڈوگر۔ زنگیل پور۔ نوانکوٹ پار ٹھٹہ ناظریاں۔ چاندپور۔ بھرواں۔ داؤد والا)

سکرٹری تبلیغ — سید ولایت شاہ صاحب شاہ مسکین
" " — میاں محمد اشرف صاحب خودپور
" " — ماسٹر عبدالواحد صاحب نانوڈوگر
" " — میاں امام الدین صاحب ٹھٹہ ناظریاں
سکرٹری امور عامہ — میاں محمد اکرم صاحب پٹواری خودپور
سکرٹری وصایا — " "
سکرٹری تعلیم و تربیت — میاں محمد ابراہیم صاحب پٹواری زنگیل پور

ممباسہ (کینیا کالونی۔ افریقہ)

پریذیڈنٹ — بابو محمد عالم صاحب چیف گڈس کلرک کینیا یوگنڈا ریلوے
جنرل سکرٹری — اے ایم اے خان صاحب
محاسب — مسٹر اللہ دتا صاحب گنبائی کینیا یوگنڈا ریلوے

تغیر و تبدل

قادیان

جنرل سکرٹری — شیخ محمود احمد صاحب بجائے ملک نادر خان صاحب نعمانی
سکرٹری امور عامہ — ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب بجائے ماسٹر اللہ دتا صاحب

راولپنڈی

جنرل سکرٹری۔ محمد سعید صاحب ارشد بجائے چوہدری مختار احمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت۔ مرزا محمد صادق صاحب بجائے چوہدری اعظم علی صاحب
سکرٹری امور عامہ۔ چوہدری محمد فضل صاحب بجائے شیخ فیض قادر صاحب

قصور

پریذیڈنٹ — ملک عبدالرحمن صاحب سنٹرل فلور ملز

نوٹ:۔ جماعت ہذا نے باقی عہدہ داروں کی منظوری تا حال نہیں لی۔ جو جلد لینی چاہیئے۔ (ناظر اعلیٰ۔ قادیان)

اخراج از جماعت کا اعلان

مدعی ڈاکٹر فیض قادر صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن بہاولپور بنام ملک سردار خان صاحب ساہووالہ ضلع سیالکوٹ

دعویٰ اجرائے ڈگری (ثالثی فیصلہ) مبلغ ۹۷۳/۔ روپیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں ہر دو فریق کی رضامندی سے ثالثی فیصلہ ۲۸/۹/۳ کو ہوا۔ جس کے مطابق ۵۰۰/۔ روپیہ کی رقم ۲۸/۱۰/۱۸ تک ادا کرنی تھی۔ اور ۴۷۳/۔ روپیہ کی رقم آخر سنہ ۱۹۲۹ء تک ادا کرنے کا فیصلہ تھا۔ اور اس حکم کی عدم تعمیل کی صورت میں ہر چھ ماہ کے بعد مبلغ ۵۰/۔ روپیہ مدعا علیہ کو جرمانہ ادا کرنے کا حکم تھا۔ اس فیصلہ کی اجرائے کے لئے ستمبر ۱۹۲۸ء سے لگاتار ملک سردار خان صاحب سے مطالبہ ہوتا رہا۔ اور کئی بار موقعے دئے گئے۔ اور متعدد تنبیہات بھی جاری ہوتی رہیں۔ مگر مدعا علیہ نے اس فیصلہ کی تعمیل نہیں کی۔ باوجودیکہ ان کے علاوہ مقامی جماعت کو اور ان کے رشتہ داروں کو بھی متنبہ کر دیا گیا تھا۔ کہ اس روپیہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں ان سے قطع تعلق کیا جائے گا۔ اب چونکہ ملک سردار خان صاحب کی لاپرواہی حد انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے حکم سے ان کو جماعت احمدیہ سے خارج کیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

ایک لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت

ایک مقام پر ایک لیڈی سب اسسٹنٹ سرجن کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ تنخواہ۔ سوا سو روپیہ کے قریب ملنے کے علاوہ راشن۔ رہائش وغیرہ کی سہولتیں بھی میسر ہوں گی۔ اگر ہماری جماعت میں سے کوئی خاتون یہ امتحان پاس ہوں۔ تو وہ فوراً اپنی درخواست ملازمت معہ نقول سندات و جملہ حالات لکھ کر امور عامہ میں بھجوا دیں۔ اور درخواست میں سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ دیں۔ امور عامہ میں سرنامہ کی تکمیل کرکے درخواست منزل مقصود کو بھجوا دی جائے گی۔ درخواست کے ہمراہ ۲/ کے ٹکٹ برائے خط و کتابت بھیجے جائیں۔

(ناظر امور عامہ)

انجمن احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

انسپکٹر صاحب بیت المال نے گھٹیالیاں کے متعلق مندرجہ ذیل رپورٹ ارسال کی ہے۔ لکھتے ہیں۔ "میں نے اس جماعت کا معائنہ کیا۔ اب انتظام پہلے سے بہت اچھا ہے۔ جو احباب پہلے چندہ باقاعدہ اور باشرح نہ دیتے تھے۔ اب قریباً سب نے باقاعدہ اور باشرح چندہ دینا شروع کر دیا ہے۔ بقایا کی وصولی بھی ہو رہی ہے۔ اب اصلاح میں ترقی ہو رہی ہے۔ پہلے چندوں میں زیادہ کمی ہوتی تھی۔ اب بفضلہ تعلقات بھی اچھے ہو رہے ہیں۔ غلہ کی وصولی کا ایک رجسٹر بنایا گیا ہے۔ اور روزنامچہ اور کھاتے میں اندراج ہوتا ہے۔ گویا پہلے سے بہت ترقی پر ہیں۔

(ناظر بیت المال)

انجمن احمدیہ کھاریاں کیلئے آنریری انسپکٹر

انجمن احمدیہ کھاریاں کے لئے۔ حکیم محمد قاسم صاحب ساکن لالہ موسیٰ کو آخر اپریل ۳۴ء تک کے لئے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا ہے۔ تا وہ اس جماعت کے چندہ وغیرہ کی وصولی کے انتظام کی نگرانی کرتے رہیں۔ اور بقایا داران سے بقایا کی وصولی کا انتظام کرائیں۔ (ناظر بیت المال)

انصار اللہ کا شکریہ

میں ان انصار اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے جلسہ سالانہ کے کام میں میری مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور بیش از بیش خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے آخری فیصلہ

حضرت اقدس مرزا غلام احمدؑ صاحب علیہ السلام نے جب دعویٰ کیا۔ تو جیسا ابتدائے دنیا سے قاعدہ چلا آرہا ہے۔ کہ ہر مدعی صادق کے خلاف اس وقت کے لوگوں نے مل کر ہر طرح کی کوشش کی۔ اور خدا کے پیارے کو نقصان پہنچانا چاہا۔ ویسا ہی ہندوستان کے اکثر مولویوں نے بھی آپؑ کے خلاف تحریر و تقریر سے کام لیا۔ جو طریق مہذب و غیر مہذب، شائستہ و ناشائستہ عمل میں لایا جا سکتا تھا۔ وہ ان مدعیان علم و عقل نے اختیار کیا۔ حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام نے انبیاءؑ سابقینؑ کی طرح ہر ممکن طریق سے جب ان پر حجت پوری کر دی۔ تو آخری معیار مباہلہ کی رو سے بھی اپنی صداقت ثابت کرنے کے لئے اپنے مخالف مولویوں اور گدی نشینوں کو "انجام آتھم" مطبوعہ ۱۸۹۶ء میں نام بنام دعوتِ مباہلہ دی۔ جس میں گیارھواں نمبر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا تھا۔ اس دعوت کے آخر میں لکھا تھا۔

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے۔" (رسالہ انجام آتھم صفحہ ۶۷)

اس دعوت مباہلہ کا جواب چھ سال تک مولوی ثناء اللہ نے کچھ نہ دیا۔ یعنی مرد میدان بن کر مباہلہ نہ کیا۔ بلکہ متواتر پیہم تکفیر و توہین کرتے رہے۔ آخر دوسرے لوگوں کے بار بار اکسانے اور نہ معلوم کس حد تک تنگ کرنے سے اکتوبر ۱۹۰۲ء کے مباحثہ مدمیں زبانی اس مباہلہ پر آمادگی ظاہر کی۔ اور ایک پرائیویٹ تحریر بھی لکھی۔ جسے دیکھ کر حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام نے نومبر ۱۹۰۲ء میں تحریر فرمایا۔

"میں نے سنا ہے۔ بلکہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے۔ جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے۔ کہ میں اس طور سے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں۔ کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے۔ وہ سچے کی زندگی میں ہی مر جائے۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۱۴)

"اگر اس چیلنج پر وہ (ثناء اللہ) مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے۔ تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

جان بہت پیاری ہوتی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے باوجود خود آمادگی ظاہر کرنے بلکہ خود ہی تحریر دینے کے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی اس تحریر کے مطابق بالمقابل آنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ لکھا۔ "چونکہ یہ خاکسار نہ واقع میں اور نہ آپ کی طرح نبی یا رسول اللہ یا ابن اللہ یا الہامی ہے۔ اس لئے ایسے مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا ...... میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں۔" (الہامات مرزا مؤلفہ مولوی ثناء اللہ طبع دوم صفحہ ۸۵)

مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس انکار اور صریح فرار پر لوگوں نے انہیں بہت کچھ سخت سست کہا متواتر خطوط لکھ کر انہیں ابھارا۔ جس کے جواب میں مولوی صاحب ان سب کو تقریر و تحریر سے تسلی دیتے۔ اور اس تلخ پیالے کو ٹالنے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن جب کچھ نہ بن پڑا اور عام طور پر ان کا فرار اور کمزوری محسوس کی گئی۔ تو ناچار پانچ سال بعد لکھا۔

"مرزائیو سچے ہو۔ تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے۔ جہاں تم پہلے صوفی عبد الحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ۔ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے۔ کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو۔ سب امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔" (اہلحدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء)

حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اس کے جواب میں وہ خط لکھا جو بعنوان "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع ہوا۔ یہی وہ خط ہے جس کو مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے خلاف جلسوں میں عموماً پڑھ کر سناتے اور اس کو یک طرفہ دعا قرار دے کر اپنی لمبی عمر پانے اور تا ایں دم زندہ رہنے سے اپنی صداقت ظاہر کیا کرتے ہیں۔ اور جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی۔

"اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں۔ کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔" اور اس خط کی ایک نقل مولوی ثناء اللہ کو بھیجدی۔ اور آخر میں لکھدیا تھا۔ "بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھدیں۔" جس کا مطلب یہ تھا کہ مولوی ثناء اللہ اس دعا کو دعا مباہلہ سمجھ کر اپنی طرف سے بھی ہاں کریں۔ اور منظور کرتے ہوئے آمین کہیں۔"

مولوی ثناء اللہ نے اس خط کو اپنے اخبار اہل حدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں بجنسہ نقل کر کے جو جواب دیا تھا۔ عموماً مولوی صاحب اسے نہیں سنایا کرتے۔ ہم اس جواب کی بعض واضح اور صریح عبارتیں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ جو اس امر کو ثابت کرتی ہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے اس مضمون کو یکطرفہ دعا نہیں سمجھا تھا۔ بلکہ دعائے مباہلہ قرار دے کر اسے نامنظور کیا۔ اور تشریحاً انکار پر انکار کیا تھا۔ مثلاً لکھا تھا۔

(۱) "اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا ہے۔"

(۲) "تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔"

(۳) "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔"

(۴) "مرزائیو! کسی نبی نے بھی اپنے مخالفوں کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کے لئے بلایا ہے۔"

(اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۵ کالم ۱ و ۲ و ص ۱۰ کالم ۱)

غور کیجئے۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس وقت یعنی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی زندگی میں اس کو یک طرفہ دعا قرار دیا ہوتا۔ اور فیصلہ کن سمجھا ہوتا۔ تو ان فقروں کے لکھنے کا کیا مطلب۔ اور نامنظوری کے عذر کی کیا ضرورت؟

علاوہ مندرجہ بالا تحریرات کے مولوی صاحب نے اور جگہ بھی اس امر کی وضاحت کی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا یہ خط بطور دعا مباہلہ تھا نہ کہ یکطرفہ دعا۔ مثلاً لکھتے ہیں۔ "کرشن قادیانی نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا۔" (رسالہ مرقع قادیانی جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱) گویا اگر مولوی ثناء اللہ اس کو منظور کر لیتے تو یہ دعا فیصلہ کن ہو جاتی۔ یہ پانچوں تحریرات نہ بھی شائع ہوتیں۔ تو بھی مولوی ثناء اللہ کا وہ چیلنج ہی (مندرجہ اہلحدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء) جو ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ جس کے جواب میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے خط لکھا تھا۔ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے "انجام آتھم" والے مباہلہ کا حوالہ دیکر مباہلہ کی دعوت دی تھی نہ کہ یکطرفہ دعا کی۔

مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خط کو نامنظور کرتے ہوئے آپکے بیان کردہ اصل کا انکار تو کر دیا۔ لیکن اس کے مقابل پر اپنی طرف سے ایک معیار اسی اخبار کے حاشیہ میں نائب ایڈیٹر کی طرف سے شائع کیا۔ اور اس کی تصدیق ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں یوں کی۔ کہ "میں اس کو صحیح مانتا ہوں۔" اس معیار میں چند آیتوں کا حوالہ دے کر لکھا۔ "خدا تعالیٰ جھوٹے۔ دغاباز۔ مفسد۔ نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔" (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء حاشیہ صفحہ ۴) مولوی صاحب کے اس قائم کردہ معیار کو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے رد نہیں فرمایا۔ بلکہ اپنی خاموشی سے اسی کو معیار فیصلہ رہنے دیا۔ تاکہ کسی طرح مولوی ثناء اللہ پر حجت پوری ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ مولوی ثناء اللہ اپنی تحریر اور اپنے اقرار کے مطابق لمبی عمر پا کر "جھوٹے دغاباز۔ مفسد۔ نافرمان" ثابت ہوئے۔ خلاصہ بیان (۱) حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی زندگی میں مولوی ثناء اللہ نے آپکے پیش کردہ طریق فیصلہ کو نہ مانا۔ بلکہ انکار کر دیا۔ لہذا اب وہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

ہومیوپیتھک علاج اور ہومیوپیتھک ادویات کے متعلق ملاحظہ ہو۔ حضور فرماتے ہیں۔ "ہومیوپیتھک طریق علاج یعنی علاج بالمثل کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا۔ اور یہ معلوم کر کے انسان کو سخت حیرت ہوئی۔ کہ اس کی شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت حکمت سے ان ہی ادویہ میں قوت شفا بھی رکھی ہوئی ہے۔ جن سے اس قسم کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ گویا بیماری کے ساتھ اس کا علاج بھی رکھا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو پہلے لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہوگئے اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی"۔ ہومیوپیتھک علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں قلیل دوا۔ زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات ہزاروں مریضوں پر تجربہ کر کے ایک ایک دوا کا جسم کے ہر عضو پر اثر اور علامات معلوم کرنے کے بعد عوام کے فائدے کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ کھانے میں مزیدار۔ نہ گھوٹنے کی ضرورت نہ رگڑنے چھاننے کی تکلیف پرہیز بھی سخت نہیں۔ بچے۔ بڑے اور لطیف طبائع شوق سے کھا لیتے ہیں۔ زود اثر۔ بیضرر۔ بیماری کو جڑ سے کھونیوالی۔ چیر پھاڑ اور نشتر کی تکلیف سے بچانے والی پھوڑے اور بیرونی تکالیف کو بلا اپریشن ٹھیک کرتی ہیں۔ کڑوی کسیلی دواؤں اور انجکشن کے برے اثرات سے بچاتی ہیں۔ کم خرچ ہیں۔ دنیا میں مقبول مایوس العلاج بفضل خدا صحتیاب ہوئے ہیں مستورات کے لئے ان دواؤں سے بہتر دوسری ادویہ نہیں ہیں۔ بچوں پر ان کا فوری اثر ہوتا ہے۔ امراض مخصوصہ مردمان کے لئے خاص خاص مجربات موجود ہیں۔ بہتوں کو فائدہ ہوا ہے۔ اگر آپ کو اپنی صحت کے متعلق تشویش ہے تو مختلف علاج اور پیٹنٹ دوائیں کھا کر مرض کو پیچیدہ نہ بنایئے۔ آج ہی پورا حال لکھکر دوا منگا لیجئے۔ خدا شافی ہے۔ کیا معلوم ہے آپکو صحت ان ہی دواؤں کے ذریعہ ہو۔ **ڈاکٹر ایم ایچ احمدی ہومیوپیتھ۔ چتوڑ گڈھ (میواڑ)**

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔

قیمت معہ محصول صرف ۱۲

منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

چھپ گئی! چھپ گئی!! چھپ گئی!!!

برق احمدیت بجواب "ترک مرزائیت"

کاغذ سفید۔ تقطیع بڑی۔ تعداد صفحات اڑھائی سو ۲۵۰۔ مگر قیمت صرف دس آنہ یہ وہی کتاب ہے۔ جس کا اعلان جلسہ سالانہ سے قبل اخبار الفضل میں کیا گیا تھا۔ اب چھپ کر فروخت ہو رہی ہے۔ جن دوستوں نے ابھی تک اسے نہیں خریدا وہ ضرور منگوالیں۔

اس مفید اور ارزاں کتاب میں لال حسین مرتد کی کتاب ترک مرزائیت کا مکمل مفصل اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔ چونکہ لال حسین کی کتاب کے ذریعہ غیر احمدیوں میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔ اس لئے احباب جماعت کو بھی چاہیئے۔ کہ ان غلط فہمیوں کو رفع کرنے کے لئے برق احمدیت منگوا کر نہ صرف خود پڑھیں۔ بلکہ غیر احمدیوں کو بھی پڑھوائیں۔

اس کی قیمت فی نسخہ دس آنہ رکھی گئی ہے۔ لیکن جو دوست یکجائی طور پر زیادہ تعداد میں منگوائیں گے۔ انہیں ۹ فی نسخہ کے حساب سے ہی دیدی جائے گی۔ امید ہے کہ دوست باہمی مل کر زیادہ سے زیادہ تعداد کے آرڈر بھجوائیں گے۔ تاکہ انہیں جہاں قیمت میں رعایت ہو۔ وہاں محصول ڈاک وغیرہ میں بھی کافی بچت ہو جائے

ملنے کا پتہ

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

مجرب ادویات

تیل عنبری
بغیر کسی قسم کی سوزش تکلیف کے کمزور اور سست پٹھوں کا بیرونی شرطیہ علاج ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ

قبض کشاء
صرف ایک گولی کھانے سے بغیر کسی قسم کی تکلیف اور بدمزگی کے قبض رفع ہو کر طبیعت خوش و خرم ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ۵۰ گولی نو آنہ ۹

طاقت کی گولی رجسٹرڈ
تعریف نام سے ہی ظاہر ہے دماغی۔ ذہنی اور اعصابی کمزوریوں کو دور کر کے صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔
رعایتی قیمت فی شیشی خوراک ایک ماہ صرف اڑھائی روپیہ

سرمہ نور رجسٹرڈ
قادیان کا قدیمی مشہور عالم بے نظیر تحفہ سرموں کا سرتاج
اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤسا۔ امراء۔ ہندوستانی ریاستوں بلکہ بیرون ہندوستان تک وسیع ہو چکا ہے۔ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ دو روپیہ

تریاق معدہ رجسٹرڈ
سخت سے سخت غذا منٹوں میں ہضم۔ بدہضمی۔ قراقر۔ باؤگولہ درد۔ کھٹے ڈکار۔ اپھارہ ریاح سینہ کی جلن۔ کمی بھوک قبض وغیرہ وغیرہ کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی صرف بارہ آنہ

افروز پکڑی ہوئی کو ہپر
قیمت فی شیشی
طبی دنیا میں نئی ایجاد عمل جراحی کی حیرت انگیز دوائی مغلاقی کانٹوں والا پھوڑا۔ بغیر آپریشن کے چند دنوں میں شرطیہ نابود۔ داد چنبل۔ خارش کیلئے تریاق ہے

موتی منجن
قیمت فی شیشی دس آنہ ۱۰
کیڑوں کا قاتل۔ گوشت خورہ کیلئے تریاق۔ درد کیلئے اکسیر۔ دانتوں کو موتی کی طرح سفید چمکدار بنانے کے علاوہ کل امراض دندان کیلئے شرطیہ مفید ہے۔

ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

قادیان میں خالص احمدی ہاتھوں سے تیار کردہ اشیاء

انگور روشنائی فونٹین پن اور عام لکھنے کے لئے نہایت اعلیٰ سیاہی ہے۔ جو ولایت کی اعلیٰ سیاہیوں کا مقابلہ کرتی ہے۔

سنو ٹائلٹ سوپ نہانے کے لئے نہایت اعلیٰ صابن ہے۔ جسم کو ملائم کرتا ہے اور بہت اچھی خوشبو دیتا ہے

سلک سوپ ریشمی و اونی کپڑے دھونے کے لئے اس سے بہتر دنیا بھر میں کوئی صابن نہیں۔ عام صابن کپڑے کو جلا دیتے ہیں اور بگاڑ دیتے ہیں مگر "سلک سوپ" کے استعمال سے کپڑا نکھر جاتا ہے

سنو آملہ ہیر آئل بالوں کے لئے بہت مفید ہے اور نہایت خوشبودار ہے۔ **سنو وینشنگ کریم**:۔ نہایت خوشبودار ہے۔ اور جسم کی خوبصورتی کو بڑھاتی ہے۔ اس کے علاوہ کپڑے دھونے اور نہانے کے صابن خوشبودار ویزلین وغیرہ بھی تیار ہوتی ہے۔ المشتہر۔ پروپرائٹر دی سنو سوپ اینڈ پرفیومری کمپنی قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

روس اور افغانستان کے مابین دوستانہ تعلقات کے سلسلہ میں پشاور سے ۹ جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ روسی سفیر نے شاہ افغانستان کے دربار میں حاضر ہو کر اس امر کا یقین دلایا۔ کہ روس افغانستان سے دوستانہ تعلقات کو مستحکم تر بنانے کا آرزو مند ہے شاہ کابل نے جواب میں کہا۔ کہ سوویٹ روس کے ساتھ دوستانہ تعلقات کی استواری میرے دل کی انتہائی آرزو ہے۔

افغان قونصل جنرل مقیم دہلی نے اعلان کیا ہے کہ شاہ نادر شاہ کے قتل کے سلسلہ میں ایک ہزار اشخاص کی گرفتاری کی خبر جو بعض اخبارات نے شائع کی ہے غلط ہے۔ جن چودہ اشخاص کو سپیشل جرگہ نے سازش قتل کے جرم میں پھانسی کی سزا کا حکم دیا تھا۔ ۹ جنوری کی کابل سے آمدہ خبر مظہر ہے۔ کہ انہیں وزیر حرب کے روبرو پھانسی کی سزا دیدی گئی ہے۔ کسی عورت کو پھانسی کی سزا نہیں دی گئی

سر جارج شوسٹر ممبر اسمبلی کے اجلاس موسم بہار کے خاتمہ پر اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو رہے ہیں۔ وائسرائے کیمپ کلکتہ سے ۹ جنوری کی خبر مظہر ہے کہ ملک معظم نے ان کی جگہ سر پرسی جیمز گرگ چیرمین بورڈ آف ریونیو لنڈن کا تقرر منظور کیا ہے۔

بمبئی کرانیکل کے پبلشر کو چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت سے ۹ ماہ کی سزائے قید کا حکم ہوا ہے۔ کیونکہ امتناعی احکام کے باوجود اخبار مذکور میں سول نافرمانی کے ایک سزا یافتہ شخص کا پیغام و بیان شائع ہوا تھا۔

کوئٹہ سے ۹ جنوری کی خبر ہے کہ کوئٹہ کے اسلحہ خانہ سے رائفل کی پانچ پیٹیاں گم ہو گئی ہیں۔ پولیس سرگرم تفتیش ہے۔

اکالیوں کے دو گروہوں میں تنازعہ کی وجہ سے فریقین کے دفاتر امرتسر میں ۹ جنوری کو مقفل کر دئے گئے ہیں۔

ریاست کشمیر کے پبلسٹی افسر نے اعلان کیا ہے۔ کہ بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ریاست کے ٹھیکے غیر ریاستی لوگوں کو دے کر ریاستی رعایا کی حق تلفی کی جا رہی ہے لیکن یہ خبر غلط ہے۔ صرف وہ ٹھیکے بیرونی لوگوں کو دئے جاتے ہیں۔ جنہیں ریاستی ٹھیکہ دار پورا نہیں کر سکتے۔

لارڈ لنلتھگو وزیر پرواز حکومت برطانیہ ہندوستان آئے ہیں۔ دہلی میں ان کی آمد سے کئی قسم کی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ ایک حلقہ کا خیال ہے۔ کہ وزیر اعظم ان پر بہت مہربان ہیں۔ اور غالباً لارڈ ولنگڈن کے بعد انہیں ہندوستان کا وائسرائے بنایا جائیگا۔ اور یہ سفر ہندوستانی حالات سے براہ راست واقفیت حاصل کرنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔

لنڈن سے ۸ جنوری کی خبر ہے۔ کہ مسٹر سوبھاش چندر بوس کانگریسی پروگرام کے سخت مخالف ہیں۔ اور روم کے ایک اخبار میں انہوں نے ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں گاندھی جی کے رویہ کی پر زور مذمت کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس وقت مزدوروں۔ کسانوں اور طلبہ کو منظم کرنے کی ضرورت ہے جس میں وہ کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔

یورپین ایسوسی ایشن کلکتہ کے ڈنر میں ۸ جنوری کو وائسرائے نے ایک تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ انقلابی تحریک کے خلاف حکومت تمام ذرائع اختیار کرے گی۔ اس تحریک کی وجہ سے یہ صوبہ بہت زیادہ خرچ برداشت کر رہا ہے۔ اور جب تک بنگالی یہ محسوس نہیں کرتے۔ کہ انقلاب پسند ملک کے بدترین دشمن ہیں۔ انہیں یہ خرچ برداشت کرنا پڑے گا۔ سرکاری ملازمین کو قتل کرنے کی تحریک کا پوری قوت کے ساتھ انسداد ہر گورنمنٹ کا فرض ہے۔ آپ نے کہا ہمیں اس امر سے انکار نہیں کرنا چاہئیے۔ کہ اگرچہ یہ تحریک سیاسی اور انقلابی ہے۔ لیکن اس پر اقتصادی حالت کا بھی بہت اثر پڑا ہے۔ ہماری یونیورسٹیوں سے ہر سال لڑکوں اور لڑکیوں کی بھاری تعداد نکلتی ہے۔ مگر ہم انہیں روزگار نہیں مہیا کر سکتے۔ جس سے وہ بدگمان ہو کر انقلاب پسندوں کے قابو آجاتے ہیں۔ آپ نے صوبجاتی گورنمنٹوں کی ان مساعی کی تعریف کی۔ جو وہ بے روزگاری کو دور کرنے کے لئے کر رہی ہیں۔

نئی دہلی سے ۸ جنوری کی خبر ہے کہ سر آغا خاں اور سر سپرو کو پریوی کونسلر کا خطاب دینے کے موقعہ پر حکومت برطانیہ کے سامنے یہ سوال تھا۔ کہ آیا کوئی ہندوستانی لارڈ کا خطاب پا سکتا ہے یا نہیں۔ اس وقت چونکہ یہ خطاب وراثتاً اور عیسائی اصول کے ماتحت دیا جاتا ہے۔ اس لئے کسی ایسے مذہب سے تعلق رکھنے والا شخص جس میں دو شادیاں کرنا ممکن ہو۔ لارڈ نہیں بن سکتا۔ لارڈ سنہا کو برہمو سماجی سمجھ کر لارڈ بنا دیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں چونکہ یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ برہمو سماجی اصول بھی دوسری شادی کے مانع نہیں۔ اس لئے اب کوئی برہمو بھی اس خطاب کو حاصل نہیں کر سکتا۔

گورنر پنجاب کی خدمت میں ۶ جنوری کو گورداسپور میں چند ایک ممبران میونسپلٹی و ڈسٹرکٹ بورڈ پر مشتمل ایک وفد حاضر ہوا اور درخواست کی۔ کہ یہاں ایک کالج قائم کیا جائے۔ لیکن آپ نے اس تجویز کو مسترد کرتے ہوئے کہا۔ کہ زیادہ تعلیم زراعت اور کاشتکاری کے لئے مضر ہے۔

بٹالہ کے میونسپل کمشنروں کا ایک وفد ۶ جنوری کو گورنر پنجاب سے گورداسپور میں ملا۔ اور میونسپلٹی کی مالی کمزوری کا حوالہ دے کر درخواست کی۔ کہ یہاں کے سکول اور ہسپتال کو صوبجاتی بنا دیا جائے۔ مگر آپ نے بتایا۔ کہ گورنمنٹ کے پاس چونکہ روپیہ نہیں اس لئے وہ ایسا نہیں کر سکتی۔ ممبران کی درخواست پر آپ نے آئندہ سال بٹالہ آنے کا وعدہ کیا ہے۔

چٹاگانگ سے ۹ جنوری کی خبر ہے۔ کہ ایک ملحقہ گاؤں کے ایک سرکردہ زمیندار کو اس کے مکان میں قتل کر دیا گیا ہے۔ پولیس کا خیال ہے کہ چونکہ انقلاب پسندوں کے لیڈر سوریہ سین کو گرفتار کرانے میں اس نے پولیس کی مدد کی تھی۔ اس لئے انتقام لینے کے لئے انہوں نے اسے ہلاک کر دیا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس چٹاگانگ پر حملہ کے سلسلہ میں ۹ جنوری کی خبر مظہر ہے۔ کہ پولیس نے ان تمام لوگوں کو جن کے متعلق انقلاب پسندوں کو پناہ یا مدد دینے کا شک ہے۔ گرفتار کر حکم دیا ہے۔ کہ شہر سے نکل جائیں۔ شہر کے تمام چوکوں میں مسلح پولیس اور فوجیوں کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب اپنے ڈرائیور کی گولی سے زخمی ہوئے ہیں۔ وہ حملہ آور کے ساتھ گتھم گتھا تھے۔ کہ ڈرائیور نے حملہ آور پر گولی چلائی۔ جو ان کے جا لگی۔

بنگال کونسل میں گورنمنٹ کے چیف سکرٹری نے ۹ جنوری کو اسلحہ کی خفیہ درآمد کو روکنے کے لئے ایک بل پیش کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ کلکتہ اور چٹاگانگ کی بندرگاہوں میں ملاحوں کے ذریعہ اسلحہ و بارود کی درآمد کافی مقدار میں ہوتی ہے۔ اور دہشت انگیزی کی تحریک کو روکنے کے لئے اس کا انسداد بہت ضروری ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ جرائم کے ارتکاب میں اسی فیصدی ایسے ہی اسلحہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ بل ایک مجلس منتخبہ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ جو ایک ہفتہ کے اندر رپورٹ کرے گی۔

مدراس گورنمنٹ نے کمیٹی مالیات کی سفارش کے ماتحت فصل رواں کے مالیہ میں ۶۰ لاکھ کی کمی کر دی ہے۔ دیگر صوبجات کو بھی اس کی تقلید کرنی چاہئیے۔

واشنگٹن سے ۹ جنوری کی خبر ہے۔ کہ پارلیمنٹ میں ایک نیا مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے۔ کہ ۳۵ء سے دس سال کے اندر اندر ۳۴۷ ملین ڈالر کی لاگت سے ایک سو ایک نئے جنگی جہاز تعمیر کئے جائیں۔

میسور سے ۱۰ جنوری کی خبر ہے کہ گاندھی جی نے ۹ روز میں ۱۹۶ میل سفر کیا۔ اور ستر ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔

ٹوکیو سے ۹ جنوری کی خبر ہے۔ کہ ریلوے سٹیشن پر ایک ہجوم جدید بھرتی شدہ رنگروٹوں کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھا کہ ایک شخص پل کی سیڑھیوں سے نیچے گر گیا۔ اس پر ہجوم کے دباؤ کی وجہ سے کئی لوگ اور گر پڑے اور کچلے گئے۔ اس حادثہ میں ۱۷ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی